صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃالمبارک مورخہ 11 ستمبر 2020ء بمطابق 22 محرم الحرام 1442 ہجری صبح دس بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ o تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ o لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَیُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ۔

(ترجمہ): ملک کے مالک، تو جسے چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے چھین لے۔ جسے چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے۔ بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں۔ بے جان میں سے جان دار کو نکالتا ہے اور جان دار میں سے بے جان کو۔ اور جسے چاہتا ہے، بے حساب رزق دیتا ہے۔ مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور یار و مددگار ہرگز نہ بنائیں۔ جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لئے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ۔ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمِ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچنز۔۔۔۔۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: جناب، مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میں آپ کو موقع دوں گا، میں نے آپ سے بات کی ہے لیکن میں Order of the day لے لوں تو پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا ان شاء اللہ، میڈم، تمام ممبران پھر کہتے ہیں کہ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب منور خان: دیکھیں جناب سپیکر، آپ اس سلسلے میں یا پوائنٹ آف آرڈر کے معاملے میں بہت سختی کرتے ہیں اور ممبران کو موقع نہیں دیتے، دیکھیں جناب، آپ اپنا رویہ اتنا سخت نہ رکھیں کہ کل سے یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب، منور خان صاحب، دیکھیں آپ جو الفاظ کہہ رہے ہیں، میں نے کوئی سختی نہیں کی، میں رولز کی بات کر رہا ہوں کہ میں Order of the day complete کر لوں، Order of the day complete کر لوں تو اس کے بعد میں موقع دوں گا لیکن مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ خود آپ کو طریقہ نہیں آ رہا، سوری۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6957، 6957، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 6957 _ صاحبزادہ ثناء اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک کے دوران محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کی تمام سرکاری جامعات میں مختلف سرکاری وظائف پر اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے کی مختلف سرکاری جامعات کے لئے کتنے اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک کہاں کہاں بھیجا گیا، فی کس سکالرشپ کی مالیت کتنی ہے، جامعہ وائز اور شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کون کونسے اساتذہ کرام اپنی مطلوبہ ڈگری مکمل کر کے واپس آ گئے ہیں اور اس وقت کہاں پر خدمات سر انجام دے رہے ہیں، جامعہ وائز فہرست فراہم کی جائے۔

(iii) کونسے اساتذہ اپنی ڈگری تاحال مکمل نہیں کر سکے یا وہاں پر روپوش ہو چکے ہیں، ان افراد کی واپسی یا ان سے وظیفے کی رقم کی وصولی کے متعلق یونیورسٹی انتظامیہ نے کونسے اقدامات کئے ہیں، جامعہ وائز اور شعبہ وائز تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک دوران محکمہ ہذا کے زیر انتظام صوبے کے سرکاری جامعات نے سرکاری وظائف پر اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھیجا ہے (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)۔

(ب) جی ہاں۔

(i) صوبے کے مختلف سرکاری جامعات سے مختلف مضامین میں اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک بھجوایا گیا ہے جن کو فی کس سکالرشپ کی مالیت کی تفصیل شعبہ وائز اور جامعہ وائز بھی لف ہے۔

(ii) (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)

(iii) صوبے کی تمام سرکاری جامعات کے ذرائع کے مطابق کوئی بھی اساتذہ بیرونی ملک روپوش نہیں ہوئے، البتہ شہید بے نظیر شرینگل یونیورسٹی کے دو اساتذہ جو بیرونی ملک روپوش ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی)

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ جو میرا سوال ہے، میں کافی حد تک اس سے مطمئن ہوں لیکن اس میں صرف میری ایک گزارش ہے کہ یہ سوال جو میں نے پوچھا ہے، جز (ب) جو ہے کہ صوبے کے مختلف سرکاری جامعات کے لئے کتنے اساتذہ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک کہاں کہاں بھیجا گیا، فی کس سکالرشپ کی مالیت بتائی جائے؟ صرف اس کا جواب ایک یونیورسٹی کی طرف سے ملا ہے، باقی وہ اس میں شامل نہیں ہے، بہر حال میں اس جواب سے مطمئن ہوں، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچن نمبر 6984، جناب عنایت اللہ خان صاحب، 6984، عنایت اللہ خان صاحب کا کوئسچن ہے، انہوں نے میسج بھیجا ہے کہ میں راستے میں ہوں تو اس کو ہم لاسٹ میں لے لیتے ہیں۔ کوئسچن نمبر 7117، محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

* 7117 _ محترمہ ریحانہ اسماعیل: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ اعلیٰ تعلیم نے یونیورسٹی اور ڈگری کالجوں کو بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں ختم کرنے اور اس کی جگہ بی ایس اور ایم ایس کا تعلیمی نظام رائج کرنے کا حکم دیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا صوبے کے تمام تعلیمی اداروں میں بی اے اور ایم اے کا نظام ختم کر دیا ہے، نیز جو طلباء وطالبات بی اے کر چکے یا ابھی کر رہے ہیں، ان کے تعلیمی مستقبل کے لئے محکمے کے پاس کیا پالیسی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) آیا صوبے کے جن اداروں میں اس سال بی اے اور ایم اے کو ختم نہیں کیا گیا تو کیا ان کے خلاف کارروائی ہو گی، اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس ضمن میں عرض ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی تمام سرکاری یونیورسٹیوں اور 128 کالجوں میں بی ایس پروگرام شروع ہے جو ماسٹر ڈگری کے برابر ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا کی سرکاری یونیورسٹیاں ایچ ای سی کی گائیڈ لائز کے مطابق پروگرام کا اجراء اور داخلے کرتی ہیں، مزید یہ کہ 128 کالجوں کے علاوہ باقی ماندہ کالجوں میں بی ایس / بی اے کی جگہ دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ جہاں تک بی ایس سی / بی اے کے موجودہ طلباء وطالبات کا سوال ہے تو وہ اس کو جاری رکھ سکیں گے اور دو سال میں اس کو مکمل کرنے کے پابند ہوں گے۔ اگر دو سال میں بی ایس سی / بی اے مکمل نہ کر سکے تو پھر ان کو ایسوسی ایٹ ڈگری ملے گی۔

(ج) محکمہ نے سارے سرکاری کالجوں کو اس ضمن میں ہدایات جاری کی ہیں (تفصیل ایوان کو فراہم کی گی) کوئی بھی سرکاری کالج محکمہ کی پالیسی کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا، پھر بھی اگر کہیں ایسا ہوتا ہے تو اس کی ساری ذمہ داری کالج انتظامیہ پر ہو گی اور محکمہ ان کے خلاف ضرور تادیبی کارروائی کرے گا۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب منسٹر صاحب تو ہیں نہیں، ایڈوائزر صاحب، ہائر ایجوکیشن سے کوئسچن ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، یہ میرا ہائر ایجوکیشن سے کوئسچن تھا کہ بی اے اور ایم اے کو ختم کر کے بی ایس اور ایم ایس جو شروع کر رہے ہیں تو جو Already بی اے کر رہے ہیں تو ان کے لئے آگے ان کا کیا

پلان ہے ؟اور انہوں نے ایسوسی ایٹ ڈگری کی بات کی ہے کہ اب کالجز میں ایسوسی ایٹ ڈگری کا کورس ہوگا تو اس کے کیا Contents ہیں، ایسوسی ایٹ ڈگری کا؟ اور اگر جو یہ بی اے کر لیں گے تو آگے ان کے ایڈمشن کے بارے میں میں نے بات کی اور ہمارے جو زیادہ تر طلباء ہیں وہ پرائیویٹ بی اے اور ایم اے کرتے ہیں تو ان کے لئے ان کا کیا پلان ہے کہ وہ آگے کیسے، یہ ریگولر سٹڈی تو وہ نہیں کر سکتے، زیادہ تر سٹوڈنٹس ہمارے پرائیویٹ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، ډیره مننه۔ زما سپلیمنټری کوئسچن دا دے چې دې جواب کښې ئې دا لیکلی دی چې 128 کالجوں کے علاوہ باقی ماندہ کالجوں میں بی اے/بی ایس سی کی جگہ دو سالہ ایسوسی ایٹ ڈگری پروگرام کا اجراء کیا جا رہا ہے، یعنی زه دا د مشیر صاحب نه تپوس کوم چې تاسو بیا ډبل پروګرامونه شروع کوئ، یو طرف ته تاسو بی ایس شروع کوئ، ایم ایس شروع کوئ او هغې سره مطلب دے تاسو دو ساله ایسوسی ایټ پروګرام هم شروع کوئ، نو دا خوهغه بیا به هم یو کنفیوژن به وی چې سټوډنټس به هم Confused وی چې کوم کوم به بهتر وی او بل کوئسچن زما دا دے چې آیا مطلب دے دا ستاسو د هائر ایجوکیشن پالیسی شته دے او که نشته دے ؟ او که وی نو هغه پالیسی تاسو د کوم اتهارټی د لاندې جوړ اوئ؟ که د هغې کاپی وی نو هغه د اسمبلۍ سیکرټریټ له دې ورکړی چې هغه مونږه اوګورو او که فرض کړه دوئ دا وائی چې مونږه ګائیډ لائن د ایچ ای سی، نو آیا دا زمونږه د اټهارهویں ترمیم ضد کښې نه راځی؟ چې دا خو مطلب دے اټهارهویں ترمیم نه پس زمونږه اختیارات په ایجوکیشن سیکټر کښې مونږ ته، صوبې ته منتقل شوی دی، نو آیا بیا په کالجونو کښې د هغې ګائیډ لائن څه ضرورت دے؟ ټهیک ده په یونیورسټو کښې به وی خو څو پورې د کالجونو ضرورت وی نو په هغې کښې نو آیا دا Applicable ده؟ دا یو دوه کوئسچنې دی زما۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزاده ثناء الله صاحب، سپلیمنټری۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب، زما پہ دېکښې ضمنی سوال دا دے چې د بی اے او د بی ایس سی کوم دغه چې ختم شو، ستاسو پہ علم کښې پہ تیر شوی وخت کښې هم پہ دې باندې ډیرہ خبرہ شوې وہ، زمونږ ډیر هلکان چې هغوی سیټونو د کموالی پہ وجہ باندې هغوی د تعلیم نہ محرومہ کیږی، زما پہ دېکښې دا درخواست دے چې دا حکومت دا اقدام اوکړی چې دا سیټونہ زیات کړی خو بیا چې کلہ جناب سپیکر صاحب، سیټونہ زیات شی نو بیا وائی چې مونږ سرہ هغلتہ گنجائش دې، نو زما پہ دېکښې دا درخواست دے چې فوری طور دې د پارہ څہ اقدامات اوشی چې ټول کسان، ماشومان چې څومرہ دی چې هغوی تہ پہ کالجونو کښې بیا ایډمشن ملاؤ شی۔ یو طرف تہ دا څیز ختم شو، بل طرف تہ پہ هغې کښې د هغوی د دغہ نہ پاتې کیږی، دایډمشن نہ، نو د هغوی عمر تباہ کیږی، نو زما منسټر صاحب تہ هم دغہ سوال دے چې تاسو دې د پارہ متبادل څہ اقدامات کړی دی؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minster, to respond.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، یہ میڈم نے جو کوسچن کیا تھا یہ ایسو سی ایٹ ڈگری کے حوالے سے اور بی اے، بی ایس سی، 2019 میں ہائرایجوکیشن کمیشن کی طرف سے نوٹیفکیشن آیا تھا کہ بی اے، بی ایس سی کو ختم کیا جارہا ہے اور اس کی جگہ ایسو سی ایٹ ڈگری اور بی ایس کو Introduce کیا جارہا ہے، اس پر ہمارے تحفظات تھے، ہماری پراونشل گورنمنٹ کے، ہم نے باوجود ان کے نوٹیفکیشن کے ہم نے وزیر اعلیٰ صاحب سے سمری پر منظوری لی اور ہم نے اس کو Continue رکھا، بی اے، بی ایس سی کو، پھر ہائرایجوکیشن کمیشن جو تھا، وہ ہائی کورٹ میں انہوں نے رٹ پٹیشن دائر کی اسی حوالے سے اور اس پر پھر فائنل یہ فیصلہ ہوا کہ آپ اس سال اس کو Continue رکھیں اور اگلے سال سے آپ اس کو باقاعدہ Introduce کریں، ایسو سی ایٹ ڈگری کو۔ اس سال سے ہم ایسو سی ایٹ ڈگری شروع کرنے جارہے ہیں اور اس کی باقاعدہ وزیر اعلیٰ صاحب نے منظوری بھی دے دی ہے اور ساتھ ساتھ جو بی ایس پروگرام ہے وہ Already ہمارے کالجز میں شروع ہے، تو As such اس کا کوئی ایسا Effect نہیں ہوگا لیکن یہ ہے کہ چونکہ یہ ہائرایجوکیشن کمیشن کی پالیسی ہے، ہم نے اس کو Implement کرنا ہے، اسی کے مطابق ہم نے اس سال ایسو سی ایٹ ڈگری شروع کرنی ہے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ سٹوڈنٹس جو ہیں وہ زیادہ تر

ریگولر سائیڈ پر Regularly کلاسز لیں گے اور سمسٹر سسٹم میں آئیں گے۔ دوسرا اس میں یہ ہوگا کہ جو ایسوسی ایٹ ڈگری کے جو سٹوڈنٹس ہیں جب وہ اپنے دو سال مکمل کر لیں گے، اگر وہ Further continue کرنا چاہتے ہیں تو وہ Fifth سمسٹر میں اپنا ایڈمیشن بی ایس میں لے سکتے ہیں، تو ایک تو یہ فائدہ ان کو ہوگا کہ وہ اس کو Continue رکھیں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ چونکہ ریگولر پڑھائی ہوگی تو سٹینڈرڈ بھی بہتر ہوگا، تو یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے یہ تھا کہ اس کو ہم Implement کریں۔ دوسرا جو صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کی جو ریکویسٹ ہے Regarding increase of seats، اس میں یہ ہے کہ ہم بی ایس پروگرام میں ہر پروگرام کے لئے 40 سیٹس ہم نے رکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ہم پر، جو ان کی طرف سے ہے کہ 40 سیٹس ہونی چاہئیں For every Program اس پر یہ ہے کہ ہم نے بات کی ہوئی ہے، ان شاء اللہ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں کہ جہاں جہاں پر ہمیں ایشو آ رہا ہے سیٹس کی کمی کی وجہ سے اور سٹوڈنٹس وہاں پر زیادہ ہیں تو وہ ان شاء اللہ، ان کی ریکویسٹ پچھلے سال بھی آئی تھی تو وہ بھی ہم Consider کر رہے ہیں، ان شاء اللہ امید یہ ہے کہ ان کا یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور مطلب خوشدل صاحب نے جو کہا ہے کہ After Eighteenth Amendment ہائر ایجوکیشن محکمہ جو ہے وہ صوبوں کے پاس آگیا ہے تو ان کی بات یہ ٹھیک ہے، اس پر ورکنگ ہم کر رہے ہیں اور اپنی ہائر ایجوکیشن کونسل بھی لائی، لانے والے ہیں لیکن اس میں اب دوبارہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے یہ آیا ہے کہ وہ دوبارہ یہ چاہتے ہیں کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن وہی مرکز میں ہو اور اس کی Implementation صوبوں میں پھر وہ وہاں سے آئے ہمارے پاس، تو یہ ہے کہ اس پر ڈیبیٹ ابھی جاری ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صوبوں کے پاس آئے، یہ اختیار بھی صوبوں کے پاس آئے اور صوبے ہی اپنی کونسل، لیکن یہ ہے کہ اس میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے جس پر ان شاء اللہ ہم کام کریں گے اور کوشش یہ کریں گے کہ آگے اس مسئلے کو ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ Take up کریں اور ان شاء اللہ امید ہے کہ یہ مسئلہ ہمارا حل ہو جائے گا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل</u>: جناب، میں نے جو کوئیچنز کئے تھے، منسٹر صاحب نے تو اس کو ایڈریس ہی نہیں کیا نہ اس کا جواب دیا۔ جو بی اے کے لئے آپ ٹھیک ہے بی ایس کی جگہ یہ بی اے جو پہلے کر رہے ہیں، اس کو

آپ دو سال تو دے رہے ہیں لیکن وہ جب بی اے کر لیں گے تو آگے Furtherان کو کس چیز میں ایڈمیشن ملے گا؟ اور دوسرا میں نے کوئسچن کیا تھا کہ یہ ایسو سی ایٹ ڈگری کے Content میں کیا فرق ہے؟ مجھے یہ بھی بتایا جائے کہ عام ڈگری اور اس میں کیا فرق ہے؟ وہ جو پرائیویٹ کا میں نے پوچھا ہے کہ جو پرائیویٹ سٹوڈنٹس ایم اے اور بی اے کریں گے تو ان کے لئے کیا ہے، وہ کیسے پھر آگے پڑھیں گے؟ مطلب آپ توDiscourageکر رہے ہیں تعلیم کے لئے۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: Content کے بارے میں انہوں نے کوئسچن کیا ہے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب، میں یہ پوچھا تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، خوشدل خان صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: زه به دا جواب ورکړم نو بیا به تاسو خپله خبره اوکړئ جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: اچھا۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: Content کے حوالے سے جو انہوں نے بات کی ہے تو یہ الگ سے کوئسچن لے آئیں، چونکہ اس میں Content کا انہوں نے کوئی ذکر نہیں کیا تو یہ ہے کہ اس کو الگ سے ایک کوئسچن لے آئیں، ہم ان کا جو Comparison ہے ان کے پاس وہ لے آئیں گے۔ دوسری انہوں نے بات کی ہے پرائیویٹ سٹوڈنٹس کی، چونکہ ابھی یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن یہ چاہتا ہے کہ ہم کوشش یہ کریں گے کہ پرائیویٹ سٹوڈنٹس کی جگہ ہم ریگولر سٹوڈنٹس کو لے آئیں تاکہ Quality of education بہتر ہو، اسی کے لئے انہوں اس طرح جو ہے یہ، یہ جو ہے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اور اس پر فیصلہ کیا ہے کہ یہ ایسو سی ایٹ ڈگری ہونی چاہیئے اور وہ بھی ریگولر ہونی چاہیئے اور ساتھ جو ہے اگر، مطلب کسی کو ضرورت ہے تو وہ Virtual Programs چل رہے ہیں اس وقت، Virtual University ہے، اس کے علاوہ یہ علامہ اقبال ہے، وہ وہاں سے وہ مطلب اس طرح کہ Privately کر سکتے ہیں، باقی ان کی طرف سے پرائیویٹ سسٹم کو ختم کیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زما ډیر مختصر جواب زه غواړمه، ډیر اوږدول هم مزه نه کوی، زه دا تپوس کوم چې یو طرف ته تاسو بی اے ،بی ایس سی ختمه کړه او بی ایس او ایم ایس هم اجراء شروع کړه، یو ډیر ښه پروگرام به وی، اپ ډیټ پروگرام به وی، بل طرف ته دو ساله ایسوسی ایټ ډگرئ بیا ضرورت څه دے ، دا بیا ډبل نه کیږی؟ لکه یو طرف ته ته بی اے ،بی ایس سی دے ولې ختم کړو؟ په دې دې ختم کړو چې دې نه تا سره یو ښه پروګرام شته دے چې هغې له تاسو نوم ورکړے دے بی ایس، ایم ایس دې ورکړے دے ، نو بیا دو ساله ایسوسی ایټ ډگرئ ضرورت څه دے ، ددې فوائد څه دی؟ او عوامو ته نور څه، آخر دا بیا مطلب دے ډبل نه راځی؟ ډبل مطلب دے لائن نه راځی؟ چې تا بی اے ،بی ایس سی ختم کړه خو It meansچې ته بره لاړې Upلاړې، نو ته ورسره ایسوسی ایټ ولې کوې؟ بل دویمه خبره چې دوئ اوفرمائیل چې یره مونږ به د ایچ ای سی پالیسی Implementکوؤ نو زه دا تپوس کوم، ریکویسټ کومه چې دا زمونږه د صوبې خود مختارئ کښې مداخلت نه دے چې هر کله تا دا ایډمټ هم کړه چې اتهارهویں ترمیم نه پس دا ټول ایجوکیشن زمونږه صوبوته منتقل شو نو بیا ته د ایچ ای سی مطلب دے د پالیسئ او د هغې د ګائډ لائن Implementation په تا باندې مطلب دے Boundدے که چرې Boundدے نو ته هغه قانون ماته اوښایه، ته هغه پالیسی ماته اوښایه چې د کوم قانون لاندې زه به هغه پالیسی Followکومه آیا د هغې مطلب دے Law backingشته دے یا نشته دے؟

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond, Khaliq Sahib.

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، یہ جو ملک صاحب نے بات کی ہے،ایسوسی ایٹ ڈگری اور ساتھ ساتھ جو ہے بی ایس پروگرام،مطلب یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ Confusingہے،اس طرح کی کوئی کنفیوژن نہیں ہے، جو سٹوڈنٹس ایسوسی ایٹ ڈگری کرنا چاہتے ہیں دو سال میں وہ فارغ ہو جائیں گے،دو سال کے بعد اگر وہ Continueکرنا چاہتے ہیں تو بی ایس پروگرام جو ہے اس کے Fifth سمسٹر میں وہ ایڈمیشن لے لیں گے۔ تو یہ ہے کہ یہ ہم، یہ بھی ہائر ایجوکیشن کی طرف سے آیا ہوا ہے،وہ چاہتے ہیں کہ اگر

کوئی سٹوڈنٹ، کیونکہ ہمارے ساتھ یہ ہوا ہے، کافی ہمارے بی ایس پروگرام میں جب سٹارٹ میں تھے تو 40 سٹوڈنٹس ہوتے ہیں کلاس میں لیکن جب وہ End میں جاتے ہیں تو ٹوٹل 10 سٹوڈنٹس رہ جاتے ہیں، تو اس سے کیا ہے کہ زیادہ تر سٹوڈنٹس وہ درمیان میں ہی اپنی ڈگری چھوڑ دیتے ہیں تو ان سٹوڈنٹس کا یہ نقصان ہوتا ہے کہ وہ دو سال تو پڑھ لیتے ہیں لیکن ان کو ڈگری پھر نہیں ملتی ہے، تو ایسوسی ایٹ ڈگری کے آنے سے وہ دو سال پڑھیں گے ان کو وہ 14 years of education کی ان کو ایسوسی ایٹ مل جائے گی تو اگر وہ Continue کرنا چاہتے ہیں For 16 years تو وہ اسی بی ایس پروگرام میں جو ہے اس کو Continue کرینگے۔ تو اس کا فائدہ یہی ہے کہ جن سٹوڈینٹس کو ایسوسی ایٹ تک ہی پڑھنا ہے تو وہ ایسوسی ایٹ ڈگری کر کے اپنے روزگار یا جو ان کا کام ہوتا ہے، اس کے لئے وہ آگے جا سکتے ہیں اور جنہوں نے Continue کرنا ہے وہ Further بی ایس پروگرام میں Continue کرینگے۔ یہ جو ان کا الگ سے ایک کوسچن آیا ہوا ہے ہائر ایجوکیشن کمیشن اور ہمارے صوبائی ہائر ایجوکیشن کمیشن کے حوالے سے تو اس پہ الگ سے اگر یہ ایک کوسچن لے آئیں تو میں ان کو تفصیلاً تمام چیزوں کا پھر دوبارہ سے صحیح طریقے سے جواب بھی دے دونگا اور Further اس میں جو پھر اسمبلی کی طرف سے آئے گا اس کے مطابق اس پہ عمل کرینگے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> میرے خیال سے تفصیل سے، جی میڈم انہوں نے کہہ دیا کہ آپ اگر اس کے اوپر دوسرا کوسچن لانا چاہتی ہیں، جی ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

<u>محترمہ ریحانہ اسماعیل:</u> جناب، یہ تو پرائیویٹ سٹڈی کا یہ کہہ رہے کہ ہم ریگولر پہ جا رہے ہیں لیکن یہ انہوں نے 128 کالجز کی بات کی ہے کہ بی ایس پروگرام لیکن 128 کالجز میں بی ایس کے تمام پروگرام نہیں شروع ہوئے، در جن کالجز مجھے تبادیں اگر اس میں انہوں سے سر فہرست تمام پروگرام شروع کئے ہوں، ایک تو ان کی فیس کی بات ہے کہ کالجز میں نسبتاً فیسز کم ہیں اور یونیورسٹی میں بہت زیادہ ہے فیسیں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کو Specially بھجوانے کے لئے والدین خوف زدہ بھی ہیں وہاں کے ماحول سے اور ایک فیسوں کا بوجھ اگر آپ Per semester دیکھ لیں تو کم از کم یہ بی ایس پروگرام تمام کالجز میں تو شروع کرائیں، اس کی یقین دہانی کرادیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی خلیق صاحب۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، یہ کوئسچن پچھلے ہفتے بھی میرے خیال میں میڈم لے کر آئی تھیں، یہ دوبارہ یہ کوئسچن میرے خیال میں آیا ہوا ہے، میں نے اس کو اس وقت بھی کہا تھا کہ ہم تمام کالجز میں بی ایس پروگرام نہیں شروع کر سکتے ہیں اور جن کالجز میں بی ایس پروگرام ہیں، ان میں تمام ڈسپلن میں یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم شروع کر سکیں۔ تو جو ابھی موجودہ کالجز ہیں، ہمیں ان کا سٹینڈرڈ بھی بہتر کرنا ہے، اس میں جو بی ایس پروگرام چل رہا ہے، اس کا بھی سٹینڈرڈ بہتر کرنا ہے تو یہ تو ممکن ہی نہیں ہے کہ ہم تمام کالجز میں اس کو شروع کر سکیں اور ساتھ ساتھ ہماری تیس یونیورسٹیز ہیں صوبے میں، اگر اس طرح ہم تمام صوبے میں بی ایس پروگرام شروع کر دیں کالجز میں تو پھر ان یونیورسٹیوں کا کیا ہوگا؟ ہمیں بیلنس رکھنا پڑے گا ان سب کا اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہم اس طرح کریں۔ تھینک یو جی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، وہ جواب دے رہے ہیں جی، جی میڈم، ابھی آپ تو میرے خیال سے Satisfied ہو گئی ہونگی۔

محترمہ ریحانہ اسماعیل: جناب، یونیورسٹی کا تو وہ سوچ رہے ہیں لیکن سٹوڈنٹس کا کیا بنے گا جو Afford نہیں کر سکتے، جو اپنی فیسیں نہیں دے سکتے تو یہ تو Discourage کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خلیق صاحب، آپ ان کو ایشورنس دیں، پھر اس کے بارے میں۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، میں اس طرح کی ایشورنس نہیں دے سکتا ہوں، میں نے ان کو پہلے بھی بتایا ہے کہ ہم اس سے زیادہ کالجز میں نہیں شروع کر سکتے یہ پروگرام، جتنا ہے اسی پہ یہی ہم Continue کریں گے کیونکہ ہم نے کوالٹی کی طرف بھی جانا ہے، ہم نے صرف Quantity کو نہیں دیکھنا، تو اس طرح تو نہیں ہے، نہ کہ ہم کالجز شروع کر دیں، وہاں پہ سٹاف کا ایشو ہے، وہاں پہ باقی ایشوز ہیں، ابھی بھی باقی میں کبھی بھی اگر یہ ان کو اس میں بہت زیادہ دلچسپی ہے، یہ آ سکتی ہیں ہم ان کو باقاعدہ اس پہ پوری بریفنگ دے سکتے ہیں اپنے آفس میں، میں سٹاف کو بٹھا کہ ان کو پورا سمجھا دیتا ہوں کہ کس طرح یہ پورا سسٹم چل رہا ہے۔ اس طرح مطلب ان کو یہ بات اس طرح نہیں سمجھ آ سکتی جس طرح میں ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے میڈم، آپ اس طرح کریں کہ خلیق صاحب آپ کو جس طرح کہہ رہے کہ آپ کی کوئی Suggestion ہے، ان کے ساتھ آپ بیٹھیں تو ان شاء اللہ جو بھی مسائل ہیں، وہ حل کریں گے جی، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 7282، جناب خوشدل خان صاحب۔

* _ 7282 Mr. Khushdil Khan Advocate: Will Minister for Energy and Power state that:

(a) Since the inception of PEDO, how many schemes and projects have been launched and completed by it till now, give detail of the cost of each project/scheme with its capacity;

(b) The details of ongoing schemes may also be provided with cost and capacity. How its production is utilized and who are benefited?

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): (a)

نمبر شمار	پراجیکٹ	پیداوار (کلواٹ / میگاواٹ)	لاگت (ملین)	حیثیت
1	تھل ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	کلوواٹ 400	35	مکمل
2	اشوران ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	کلوواٹ 400	35	مکمل
3	شیشی ہائیڈل پاور ہاؤس	کلوواٹ 1.875	286.50	مکمل
4	ریشن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.2 میگاواٹ	399.948	مکمل
5	ملاکنڈ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	81 میگاواٹ	5750	مکمل
6	مچین پاور ہاؤس	2.6 میگاواٹ	1501.58	مکمل
7	پیہور پاور ہاؤس	18 میگاواٹ	900	مکمل
8	رانولیا ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	17 میگاواٹ	5248.87	مکمل
9	درال خوڑ ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	36.6 میگاواٹ	8492.96	مکمل

(b)

1	مٹلتان ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	84 میگاواٹ	20087	مکمل
2	لاوی ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	69 میگاواٹ	20087.5	زیر تعمیر
3	کوٹو ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	40.8 میگاواٹ	13998	زیر تعمیر
4	جبوری ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	10.2 میگاواٹ	3798.26	زیر تعمیر
5	ریشن ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	4.20 میگاواٹ	806.52	زیر تعمیر
6	کروڑا ہائیڈرو پاور پراجیکٹ	11.80 میگاواٹ	4620	زیر تعمیر

تمام منصوبوں سے حاصل ہونے والی پیداواری صلاحیت نیشنل گریڈ کے ساتھ منسلک ہے جس سے پیسکو کے صارفین مستفید ہوتے ہیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ډیره مهربانی سپیکر صاحب، دوئ دا جواب کوم را لیږلے دے دا بالکل Incomplete دے ، هیڅ قسم Explanation نه دے ورکړے صرف لیکلی ئے دی چې کوم ما سوال کړے دے ، مکمل، مکمل، مکمل، When it was completed، date of completion څه دے ، کله دا کمپلیټ شو؟ بل دا داسې زه دې ډیپارټمنټ ته حیران یمه چې دوئ د ډیپارټمنټ Efficiency ټوله ختمه ده چې هډو ما یو دا کوئسچن اوکړو چې یره د پکښې څومره کمپلیټ شوی نو ته خو ماله مکمل جواب راکړه کنه، د هغې سره ډاکیومنټس ته Attach کړه چې زه اوګورمه چې آیا ستا ډاکیومنټری مطلب دے څه څیز دے تا چا سره دغه کړے ، نو زه خو دې نه ډیر مطمئن نه یمه سپیکر صاحب، زه به دا ریکویسټ کومه، که دا تاسو کمیټئ ته اولیږئ، لکه دا په دې باندې زمونږه ګوره معیشت Depend کوی، زمونږ مطلب دا دے چې دوئ لکه دا لیکی چې *تمام منصوبوں سے حاصل ہونے والی پیداواری صلاحیت نیشنل گریڈ کے ساتھ منسلک ہے جس سے پیسکو کے صارفین مستفید ہوتے ہیں،* یعنی که دا تاسو ټوټل اوکتلو نو، یعنی زمونږه پختونخوا څومره بجلی پیدا کوی؟ زه خو مستفید نه یمه، زما خو اوس هم مطلب دے چې چوبیس ګھنټو کښې اټھاره ګھنټې زما لوډ شیډنګ دے ، بلونه راباندې ډبل راځی، نو مستفید خو هغه خلق دی چې کوم د پختونخوا نه باهر ناست دی، نو زه دا وایمه چې چرې دا مطلب دے تاسو مهربانی اوکړه او هاؤس ته هم دا ریکویسټ کوم که دا چرته کمیټې ته لاړو، هلته به مونږ اوګورو چې یره څه داسې Lay out ورله پیدا کړو چې کم از کم زمونږ صوبې ته فائده اورسی څکه دا زمونږه پیداوار دے ، زمونږه پروډکشن دے ، اللّٰه تعالیٰ په دې پختونخوا باندې یو رحم کړے دے نو چې مونږه ته هم څه فائده اورسی، تاسو ته هم اورسی، بل ته هم اورسی، نو دا دوئ لیکلی دی مکمل، مکمل، زیر تعمیر، زیر تعمیر، زیر تعمیر، نو دوئ هیڅ قسم ډیټیل نه دے ورکړے نو زه به دا ریکویسټ کومه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، سپلیمنٹری۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، خوشدل صاحب چې کوم سوال کړے دے، دا یو تهل هائیډرو پاور پراجیکټ چې په دې ایک نمبر باندې کوم دے، دا چار سو کلو واټ بجلی پیدا کوی، دا ډیر ورکوټے دغه دے او دا ډیر وختنی دے او د 2010په سیلابونو کښې دا اوبو خراب کړے وؤ، د هغې نه پس بیا زمونږه بادشاه صالح ورور د حلقې سره، دا سکیم د دوئ په حلقه کښې دے او هغه وخت کښې دوئ یو ریکویسټ کړے وؤ، او د هغې په نتیجه کښې پیډو والا دا ډسټرکټ ګورنمنټ ته حواله کړے وؤ، او ډسټرکټ ګورنمنټ بیا د Repairد پاره بیا ایس آر ایس پی هغه ټهیکه واغستله او هغه ټهیکه ئے او څه پورې، لکه دا خو یو ډیر ورکوټے پراجیکټ دے او د یو یونین کونسل د پاره کافی دے خو تر اوسه پورې هم هغه پراجیکټ نه دے مکمل شوے او خلقو ته، حالانکه دوئ دلته لیکلی دی چې دا مکمل شوے دے، نو دا مکمل شوے نه دے، په دېکښې لائنونه اوس هم پاتې دی او بله جی یو غټ ظلم دا کوی چې ایس آر ایس پی د درے نیم کروړ روپو، دا تقریباً د بیس پچیس کروړو روپو سکیم دے او هغوی Repairکړے دے، اوس دا دعویٰ کوی، هغوی د پیډو والا سره کوشش دا دے چې هغوی د پیډو والا سره یو ایګریمنټ اوکړی او د خلقو نه به بیا بل ایس آر ایس پی وصولوی، حلانکه دا خو واړه سکیمونه وؤ، د کلی هغه تنظیمونو به چلول جی۔ طریقه کار دا وو چې دا به تنظیمونه چلوی خپل مقامی او هغوی به خپل یو شرح مقرر کړی او د هغې مطابق به بلونه اخلی۔ بدقسمتی دا ده چې د دوئ ډیر محدود وسائلو باوجود چې زمونږ په دیر کښې موجود دی خو زمونږ سره اوس دا هم ظلم کیږی چې خلقو ته بجلی هم نه ورکړې کیږی، اوسه پورې خلق هغه د لسو کالو نه مطلب دا دے په انتظار کښې دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب باچا صالح صاحب، لاسټ سپلیمنټری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب، زه لږ غوندې خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اودریږئ جی، هغه خپل سپلمنټری کوی، جی۔

ملک بادشاہ صالح: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، دا ډیر یو اهم ډیر ښائسته او زمونږ د صوبې ترقی یو اعلیٰ ترین کوئسچن دوئ نن پیش کړے دے او دا مونږه ټولې صوبې له پکار دے چې مونږه دوئ له ترجیح ورکړې او که په دېکښې لږ تاسو کوشش اوکړو نو د دې سوال نه به زمونږ صوبه مکمل طور مونږ بچ شو، مونږ به نورو صوبو له قرضه ورکوؤ۔ دا کوم ئے چې لیکلی، دا چار سو کلو واټ دی، دا پیډو، شیډو، هغه وخت کښې شیډو وه، دوئ جوړ کړے دے، سردار مهتاب چې وزیر اعلیٰ وؤ، هغه وخت کښې دا جوړ شوے دے، بیا دې کار کولو چار سو کلو واټ، بیا سیلاب راغې نو دا ئے یوړو، دا ئے یونوړو، دا چینل ئے ورله یوړلو، ایس آر ایس پی، دا بیا ما په هغه وخت کښې پیډو نه واغستو، ډسټرکټ گورنمنټ ته ما حواله کړو په 2009-10 کښې، خو د دې نه علاوه زما په حلقه کښې جی باره نورې دی باره، دا چار سو تین سو کلو واټ دا نور دی خو په دېکښې یو ما ته نشی ښودلې چې جی دا مکمل شوے دے اوسه پورې او هغه ئے په دې لسټ کښې هم نه دی ورکړې، هغه په دېکښې شامل کړې هم نه دی، شیرینگل کښې یو دے زما په کلی کښې چار سو کلو واټ، زما خپل کلی کښې جی، په دېکښې یو چینل جوړ شوے دے جی او په دې چې مونږ ته پته لگی نو په کروړونو روپئ وتې دی، په دې شی کښې ټول د خدائے د پاره لږه انکوائری اوکړئ او دا خلق ځی دا ئے این جی او والا له ورکړې، دا بیا ځی د خلقو نه روپئ هم اخلی هلته، اوس ئے ډیمانډ دے بیس بیس هزار روپئ چې مونږ له د یو میټر ورکوی خلق، بیا ترې مونږ تپوس اوکړو چې دا د کمیټیانو په تهرو دے نو هغوی اووئیل چې نه دا پیډو والا مونږ له را کړے دے، په مونږ ئے خرڅ کړے دے اوس، نو سر جی، مونږ دوئ ته دومره وایو په دېکښې انکوائری اوکړئ، دا کمیټئ ته هم اولیږئ او په دېکښې باره جرنیټرې چې دا چار سو کلو واټ دی، دوی نوم نه دے ورکړے، هغه اوسه پورې نشته، پیسې ئے ایستلې دی چې دېکښې چار سو کروړ روپئ اوتلې دی جی، ټولې جی، او زمونږه بله گیله هم ده جی، منسټر صاحب نه، زه خو نن خبر شومه چې زمونږه شرینگل، پاتراک ،شر مائی 155میگا واټ، 22 میگا واټ شرینگل، 47 میگا واټ دغه بل پاتراک

ورلډ بینک دې له پیسې هم راکړې وې جی او دا ډیر غټ ظلم شوے دے چې دا پیسې کټ شوې دی او دا سوات ته اوړلې شوې دی مدین ته، نو چا که دا ظلم کړے وی زیاتے ئے کړے وی، دا د دیر د قوم سره ظلم دے ، د دغه علاقې سره نو که دا چا کړې وی سر جی، نو د دې، دا خبره دې هم واپس کړی خپله، او زمونږ دا پیسې دې سوات ته نه اوړی، دا دې چرته په دیر کښې اولګوی ولې چې یو شګو کس دے ، یو شر مائی دے ، یو شرینګل دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹهیک شو جی، Concerned Minister, to respond

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زه خبره کومه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اودریږئ، هغوی جواب درکړی بیا تاسو له موقع درکومه۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، زما لږ واورئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه جی، خوشدل خان صاحب جی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، زه صرف دا اصلاح کول غواړمه چې څنګه زما دې ملګرو اوویل ماته خو چونکه هغه ځائې پته هم نشته دے ، دا یو جنرل کوئسچن ما راوستے وؤ، دوئ دا وائی چې دا کوم دا وړمبنے دا یادوی نو دا خو مطلب دے چې دوئ وائی چې مکمل دے ، هغه چې Incomplete دے ، سیلاب تباه کړے وؤ، هغې کښې هیڅ قسم څه اونه شول، It means, it amounts to mis-statement before this August House، نو پکار دا دے چې زه پریویلج راوړم یا زه مطلب دے چې هاؤس ته Put کړم چې مونږه د دوئ خلاف ځکه چې دا صرف د یو ممبر مطلب دا دے استحقاق مجروح نه شو بلکه دا دې ټول هاؤس ته راغلو ځکه نو It is the property of this House، دا زما پراپرټی نه ده، دا دې هاؤس پراپرټی ده چې هر کله هاؤس ته مطلب دے دوئ یو غلط سټیټمنټ راولی، یو غلط بیانی ورکوی ورله نو It means چې دا زمونږه مطلب دے as Amounted to breach of privilege of this August House, as well as a member of honorable, including your honour نو پکار دے چې په دې باندې دا مونږه پریویلج کمیټئ ته هم واستوؤ، چې د دې خلاف ایکشن

واغستے شی او زما به دا دغه وی، زما به منسټر صاحب ته هم دا خواست وی، که دا مونږ کمیټئ ته چې کومه Relevant committeeته واستوؤ نو دا به بهتره وی، ډیره مهربانی سر۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, Kamran Bangash Sahib.

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): تھینک یو، ایک تو آپ کا شکریہ جو آنریبل ممبر نے جو اس Important issueکو Take-upکیا ہے، ان کا بھی شکریہ اور یقیناً جب دوسری دفعہ خوشدل خان صاحب اٹھے تو مجھے لگا کہ ان کو میرے Answer دینے پہ شاید کوئی اعتراض ہو کہ یہ Answerبھی نہیں دے سکتا لیکن میں شکریہ ادا کرتا ہوں ان کا، Intentجیسے خوشدل خان صاحب نے کہا کہ یہ چونکہ ہمارا صوبہ Alreadyایک انرجی کرائسز سے گزر رہا ہے اور ہم نے Recentlyایک ایسا Spellدیکھا، میں اگر پشاور کی بات کروں پشاور کے الیکٹڈ نمائندہ گان بشمول Your honour، تو ہم نے یہ Spell جو دیکھا، ہمیں بہت زیادہ Setback feel ہوا تو یہ کوشش ہے بڑا Important، جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Responseآیا ہے، اس میں تقریباً نو Completedجو Mini micro hydle projects ہیں جن کی Total capacity 162 میگا واٹ بنتی ہے اور جو Under constructionہیں وہ 216میگا واٹ کے 6 پراجیکٹس ہیں۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب اور باچا صالح صاحب نے جو پوائنٹس Raiseکئے ہیں کہ ان میں کئی Incompleteہیں لیکن یہاں پہ Showہوا ہے کہ Completeہیں اور پھر جیسے انہوں نے کہا آج ایک کال اٹنشن نوٹس بھی ہے اس حوالے سے کہ جو دیر سے جو دو پراجیکٹس ورلڈ بینک نے ڈارفٹ کئے ہیں، اس حوالے سے بھی ان کے Concerns ہیں تو پھر سپیکر صاحب، ان کے جو Concernsہیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، وہ بے شک کمیٹی میں چلا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کو کمیٹی میں،

Is it the desire of the House that the Question No. 7282, asked by Khushdil Khan Sahib, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee.

کوئسچن نمبر 7405، جناب سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 7280 جناب خوشدل خان صاحب۔

* 7280 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر خزانہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ حکومت نے صوبہ کے ہر ضلع کو Beautification کی مد میں فنڈز دیئے تھے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جن جن اضلاع کو Beautification کی مد میں فنڈز دیئے گئے، ان کی تفصیل ضلع وائز وایئر وائز فراہم کی جائے؟

جناب تیمور سلیم خان (وزیر خزانہ) (جواب معاون خصوصی برائے بلدیات نے پڑھا): (الف) جی نہیں، بیوٹیفکیشن کی مد میں صرف ضلع پشاور، نوشہرہ اور ڈویژنل ہیڈکوارٹر کو درج ذیل اے ڈی پی سکیموں کے تحت فنڈز دیئے گئے ہیں:

1. 130609- Beautification of Peshawar.
2. 130647- Peshawar Uplift Program.
3. 140797- Uplift & Beautification of Divisional Headquarters in Khyber Pakhtunkhwa.
4. 150417- Beautification and Up-lift of Municipal Areas on G T Road from Pabbi to Nowshera.

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران دی گئی سکیم وائز اور ائر وائز تفصیل درج ذیل ہے۔ مزید برآں جاری شدہ فنڈز کی ڈویژن اور ضلع سطح پر تقسیم لوکل گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے، اگر ضرورت پڑی تو اس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے لی جائے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

جناب منور خان: جناب سپیکر، ہمارے کمپیوٹر میں تو یہ کوئسچن نہیں ہے نہ ہمارے پاس آیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ منور خان صاحب، یہ لاسٹ ایجنڈے میں ایک کوئسچن جو ڈیفر ہوا تھا آج کے دن کے لئے، یہ کوئسچن ہے، وہ اس ایجنڈے میں اس کی وجہ سے آپ کے ایجنڈے میں Show نہیں ہوا، یہ لاسٹ ایجنڈے میں تھا، تو وہ سسٹم میں Up-gradation کی وجہ سے وہ نہیں آیا لیکن پرسوں کے۔۔۔۔

جناب منور خان: واپس جائے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، واپس نہ جائے جی، آپ جی، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، بس زه دا Press کومه نه، واپس ئے اخلم Press کوم ئے نه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔

میاں نثار گل: سر، جی سر، ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، یو منټ، کوئسچن نمبر۔۔۔۔

میاں نثار گل: دوئ سره یو کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوی چې Withdraw کړو جی، جی میاں نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر، مووٗر نے تو اس کو Withdraw کیا لیکن اس میں سر اگر آپ دیکھیں Beautification کی مد میں صرف ضلع پشاور، نوشہرہ اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کو درج ذیل اے ڈی پی سکیموں کے تحت فنڈز دیئے گئے ہیں، مطلب پشاور بڑا شہر ہے اور اس کے علاوہ کوہاٹ ہمارا ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہے، بنوں بھی ہے، ڈی آئی خان بھی ہے لیکن میں ادھر کہنا چاہتا ہوں کہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے علاوہ ضلعوں کو بھی یہ دی گئی جس طرح ہنگو شکر الحمد للہ ہمارا اپنا ضلع ہے، لکی مروت اس کو بھی دیا گیا ہے لیکن جنوبی اضلاع میں مجھے شہرام ترکئی صاحب اللہ کرے واپس آ جائیں، پچھلے سال انہوں نے کہا تھا کہ کرک کو آئندہ پروگرام میں ہم شامل کریں گے، صرف جنوبی اضلاع میں کرک کو نہیں دیا گیا ہے، میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے بلدیات کے منسٹر کامران بنگش صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اس کی جگہ پہ کہ جب ایک منسٹر فلور پہ وعدہ کرتا ہے تو وہ اس کو کم از کم آنر ہونا چاہیئے کہ صرف کرک رہ گیا ہے باقی جنوبی اضلاع میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے ضلعے بھی ہو گئے ہیں میرے خیال میں منور خان صاحب اس کی بات کریں گے کہ لکی مروت میں بھی یہ کام شروع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، میں کامران بنگش صاحب سے جو کہ میرے بڑے پازیٹیو منسٹر ہیں، اس میں آپ لوگوں نے لکھا ہے کہ پہلے ڈویژنل لیول پہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر پہ Beautification ہوئی ہے اور اس کے بعد جناب سپیکر، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پہ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو Beautification ہے، یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں لگے گی، اگر کہیں ایسا ہو

کہ یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر سے باہر رورل ایریا میں یہ جو Beautification ہے، یہ تو رورل ایریا کے تو نہیں ہے، یہ صرف ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے لئے ہے، اس کا اگر آپ ہمیں ذرا جواب دیں کہ یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں ہی لگے گی یا کوئی دوسرے رورل ایریا میں بھی لگے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کنسرنڈ، کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): تھینک یو مسٹر سپیکر، یہ کوئسچن Actually جو خوشدل خان صاحب نے Float کیا تھا For Finance Department کہ Beautification کی مد میں جو فنڈز دیئے جاتے ہیں ان کی ڈیٹیل Provide کی جائے تو یہ ان کو جو ڈیٹیل Provide کی گئی ہے، جو Beautification کی ایک اے ڈی پی ہے، اس میں پشاور نوشہرہ جو ضلع پشاور اور ضلع نوشہرہ ہے، ان کے ہیڈ کوارٹرز میں جو چار اے ڈی پی سکیمز ہیں جو کہ اس سے Relevant تھیں جس میں Beautification ہو گی، اب جو میاں نثار گل صاحب اور منور خان صاحب ہمارے سینیئر ہیں، Sorry میں نام بھول گیا تھا، انہوں نے جو Concerns raise کئے ہیں کہ کرک میں یا باقی جو رورل اضلاع ہیں، ان میں Beautification کی مد میں کیا ہے تو یہاں پہ Answer میں بھی یہ لکھا ہوا ہے، خوشدل خان صاحب کو Reply میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پھر لوکل گورنمنٹ کے Domain میں آتا ہے اور جیسے انہوں نے کہا کہ ان کے ساتھ کمٹمنٹ بھی ہوئی تھی کہ کرک میں کام ہونگے تو میرے خیال سے اگر یہ کوئسچن دوبارہ ڈیپارٹمنٹ کو چلا جائے اور ہم ان کو یہ بتا سکیں کہ کرک میں کیا Initiatives لئے گئے ہیں یا باقی جو رورل اضلاع ہیں ان میں Beautification یا Development کی مد میں کیا کام ہوتے ہیں تو ہم ان کو مزید تفصیل Provide کر پائیں گے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان صاحب، انہوں نے تو کافی واضح کہہ دیا ہے جی۔

جناب منور خان: میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ ہیڈ کوارٹر میں ہی لگیں گے Beautification کا یہ پہلے جب ڈویژنل لیول پہ ہے، پھر اس کے بعد ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر میں ہے، میں خصوصاً لکی کی بات کر رہا ہوں، لکی میں Beautification پہ ٹینڈرز بھی ہو گئے ہیں، کام بھی ہوا لیکن یہ ہیڈ کوارٹر میں نہیں لگ رہے ہیں، اس کے ساتھ باقی جو رورل ایریا ہے، اس کو بھی اس میں Include کیا ہے، اب Actual یہ

ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر کے لئے یہ Beautification کا فنڈ ہوتا ہے تو میں یہی اس سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ کیوں؟

میاں نثار گل: میں ایک بات۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب، ستاسو خبرہ پوائنٹ راغے جی، هم هغه کوی، منور خان صاحب اوکړله جی۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ منور خان صاحب کے جو Concerns ہیں وہ بالکل Genuine ہیں کہ Usually جو Urban characteristics کے ایریاز ہوتے ہیں، ان میں Solid Waste Management کے یا Beautification کے یا Sewerage system کے یا اور جو Urban lieability سے Related جو Initiatives ہوتے ہیں وہ لئے جاتے ہیں تو یہ جس Specific project کی بات کر رہا ہے، اگر یہ میرے ساتھ شیئر کر لیں تو میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کی مزید تفصیل لے کر ان شاء اللہ ان کے ساتھ میں ڈسکس کرکے یہ جو Way forward بتائیں گے ہم اسی حساب سے ان شاء اللہ اس کو پھر دیکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران بنگش صاحب، آپ منور خان صاحب اور میاں نثار گل صاحب، ظفر اعظم صاحب نے بھی ہاتھ اوپر کیا تھا، ان تمام کے میرے خیال سے ایک جیسے Concerns ہیں آپ کے ساتھ، ان کے ساتھ بیٹھیں اور ان کے جو Concerns ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کریں جی۔ جی جی۔

جناب منور خان: میں ایک بات کامران خان صاحب کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ابھی آپ اسمبلی کے فلور پہ یہ کم از کم ڈیپارٹمنٹ کو ڈائریکشنز دیں کہ جو لکی مروت میں جو Beautification ہو رہی ہے وہ صرف لکی ڈسٹرکٹ کے ہیڈ کوارٹر تک محدود نہ رکھیں، ایسا نہ ہو کہ کہیں دوسری جگہ پہ بھی اس کی Utilization ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ میرے خیال سے وہ منور خان صاحب میرے سینیئر ہیں، ان کو پتہ ہے کہ اس طرح کی Sweeping instructions پھر Floor of the House پہ دینا وہ مناسب نہیں ہے کیونکہ جو جو پراجیکٹ ڈیزائن ہوتا ہے یا ان کا جو پورا ایک پراسیس ہوتا ہے، اس کے تحت ایریاز

ہو چکے Allocate جو فنڈز ہیں کہ ہم ایک جگہ سے Concern ہوتے ہیں، اگر ان کے یہ Identify ہیں یا کام شروع ہو چکا ہے، اس کو دوسری جگہ پہ شفٹ کر دیں، میرے خیال سے جو جو سکیم ہے، اس کی Nomenclature دیکھ کر یا اس کی ڈیٹیل دیکھ کر ان کے ساتھ ہم بیٹھ کے ان کو ان شاء اللہ تسلی ہو گی جو ہم ان کو تفصیل Provide کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ٹھیک، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6984، جناب عنایت اللہ خان صاحب، 6984، عنایت اللہ خان صاحب، Lapsed

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6984 _ جناب عنایت اللہ: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ دیر بالا میں 17-2016 کی اے ڈی پی میں انجنیئر نگ یونیورسٹی کیمپس کے قیام کے لئے سکیم شامل کی گئی تھی؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم پر تا حال عملاً کام شروع نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک اس منصوبے پر کام کا آغاز کرنا چاہتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ دیر بالا میں 17-2016 کی اے ڈی پی میں انجنیئر نگ یونیورسٹی کیمپس کے قیام کے لئے سکیم شامل کی گئی تھی۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس سکیم کے تحت انجنیئر نگ یونیورسٹی کے دیر اپر کیمپس کے لئے زمین کے حصول کا عمل جاری ہو چکا ہے اور اس منصوبے کی ناصح نگرانی کے لئے پراجیکٹ مینجمنٹ یونٹ (PMU) کے قیام کے حوالے سے بھی ترمیمی پی سی ون محکمہ منصوبہ بندی کو ارسال کیا جا چکا ہے۔

Land Acquisition Process has been initiated for UET, Dir Upper Campus and for better supervision, mentor and monitoring for the project; (a) revised PC-1 for establishment of Project Management Unit under the said scheme has been submitted to P & D Department.

7405 _ سردار اورنگزیب: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی کے۔37 میں شمالی سمال ڈیم کتنی تعداد میں بنائے گئے ہیں، مکمل اور نامکمل سمال ڈیم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیزاب تک حکومت نے عملی طور پر سمال ڈیم بنانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے اور حکومت رجوعیہ ہر نو میں ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) اس بات کی وضاحت کی جاتی ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے اپنے ذیلی محکمہ توانائی و برقیات کے توسط سے صوبے کے شمالی گیارہ اضلاع میں کل 356 چھوٹے پن بجلی گھروں کی تعمیر کا منصوبہ شروع کیا ہے جو کہ رواں مالی سال میں کامیابی سے مکمل ہو جائے گا۔ اسی تناظر میں ضلع ایبٹ آباد میں اس منصوبے کے تحت کل 15 چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کئے گئے ہیں۔ ضلع ایبٹ آباد کے حلقہ پی کے۔37 میں دو چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کئے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پیداواری صلاحیت	پراجیکٹ کا نام
15 کلوواٹ	گھوڑا
50 کلوواٹ	گھوڑا بازیگرام

مزید یہ کہ حکومت خیبر پختونخوا نے ایشیائی ترقیاتی بینک کی مالی معاونت سے صوبہ بھر میں مزید 672 چھوٹے پن بجلی گھر تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس پر سروے کا کام کنسلٹنٹس کی مدد سے جاری ہے۔ اس بات کی مزید وضاحت کی جاتی ہے کہ یہ منصوبہ سمال ڈیم نہیں بلکہ چھوٹے پن بجلی گھروں کے منصوبے ہیں جو کہ ان مقامات پر تعمیر کئے جاتے ہیں جہاں پانی میں بجلی پیدا کرنے کی صلاحت موجود ہو۔ ضلع ایبٹ آباد کے حلقہ پی کے۔37 کے علاوہ رجوعیہ ہر نو میں چھوٹے پن بجلی گھروں کی تعمیر کے لئے موزوں مقامات کی نشاندہی کے بعد وہاں کی مقامی آبادی کی بجلی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ان منصوبوں کو ضرور مدنظر رکھا جائے گا۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 3، Leave applications: جناب عبدالکریم خان صاحب ایم پی اے؛ نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب ایم پی اے؛ جناب محمد نعیم خان صاحب ایم پی اے؛ محترمہ بصیرت خان صاحبہ ایم پی اے؛ جناب شفیق شیر آفریدی ایم پی اے؛ جناب بلاول آفریدی ایم پی اے؛ جناب ہشام انعام اللہ خان صاحب منسٹر؛ جناب سلطان محمد خان صاحب منسٹر؛ جناب فضل حکیم صاحب ایم پی اے؛ حافظ

عصام الدین صاحب ایم پی اے؛ محترمہ رابعہ بصری صاحبہ ایم پی اے؛جناب اجمل خان صاحب ایم پی اے؛جناب بہادر خان صاحب ایم پی اے؛جناب لائق محمد خان صاحب ایم پی اے؛جناب لیاقت علی خان صاحب ایم پی اے؛ محترمہ عائشہ بانو صاحبہ ایم پی اے؛ محترمہ عائشہ نعیم صاحبہ ایم پی اے؛جناب محمود احمد خان صاحب ایم پی اے؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ ایم پی اے؛ 11 ستمبر کے لئے۔ یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں، یہ منظور ہیں آپ سب کو؟

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted.

جی، نعیمہ کشور صاحبہ، نعیمہ کشور صاحبہ۔

رسمی کارروائی

محترمہ نعیمہ کشور خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اگر موجودہ ارکان کے نام لے لیتے تو ذرا آسانی سے پاس ہو جاتا۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک اہم ایشو پہ بات کرنا چاہ رہی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، کل جو لاہور موٹروے پہ جو افسوسناک اور اندوہناک واقعہ پیش آیا، میرے خیال میں پورا پاکستان اور پوری دنیا اس کی مذمت کرتی ہے، میں نہیں سمجھتی، میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں کہ ایسے دن پہ جس دن اس سے ایک دن پہلے اقوام متحدہ نے لیٹر لکھا کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی اور میڈیا کے ساتھ جو زیادتیاں ہو رہی ہیں، اس دن ایسے پے در پے واقعات، یہاں پشاور میں خواجہ سراؤں کے قتل ہوئے، نوشہرہ میں ایک لیڈی کمانڈو کو قتل کیا گیا پولیس کے سامنے اور پھر یہ بچوں کے سامنے جو خاتون کے ساتھ جو زیادتی ہوئی تو میرے خیال میں یہ ایسے واقعات ہیں کہ جو میرے ہمارے ملک کے لئے بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، اگر آپ دیکھیں تو چند دن پہلے جو ٹول ٹیکس ہم موٹروے پہ Pay کرتے ہیں، اس میں 100 پرسنٹ اضافہ ہوا اور مجھ سے کبھی بھی موٹروے پہ یہ نہیں پوچھا گیا کہ آپ اکیلی سفر کر رہی ہو تو ہم آپ سے ٹول ٹیکس نہیں لے رہے، تو اس سے زیادہ جلتی پہ تیل کا کام اس نے کیا جو ہمارے سی سی پی او نے بیان دیا کہ خاتون کو اکیلے سفر نہیں کرنا چاہیئے، ٹینکی دیکھنی چاہیئے، تو میں ان سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ ساہیوال واقعہ میں ان کے ساتھ محرم بھی تھا، ٹینکی بھی فل تھی، پھر بھی وہ واقعہ پیش آیا تو کیوں اس کے Culprits کو نہیں پکڑا گیا؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی جناب سپیکر صاحب، کہ اس سی سی پی او کے خلاف بھی ایکشن لینا چاہیئے کیونکہ وہ اپنے بیان سے نہیں ہٹ رہے، بار بار اس قسم کے بیانات آ رہے ہیں اور جو یہ اندوہناک

واقعہ ہوا ہے میرے خیال میں ہم اب اتنی ٹیکنالوجی میں اب اتنے ترقی کر چکے ہیں کہ ہمیں Geofencing کے حوالے سے اور اس قسم کی ٹیکنالوجی کا جو استعمال ہے، جلد از جلد جو ان میں ملوث ارکان ہیں ان کو پکڑنا چاہیئے اور یہ وقت ہے کہ ہمیں جو ڈی این اے کا ایک وہ جو نیٹ ورک ہے وہ نادرا کے ذریعے وہ بنانا چاہیئے تاکہ جب اس قسم کے واقعات ہوں ہم جلد از جلد ان کو پکڑیں اور ان کو سزائیں دیں۔ میری ریکویسٹ ہو گی کہ میں نے دو بل اس اسمبلی میں پیش کئے ہیں اس حوالے سے اور دونوں چھ مہینے سے غائب ہیں، ایجنڈے پہ ہی نہیں آ رہے ہیں تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ اس کے لئے اچھی مضبوط قانون سازی بھی ہو اور جو لاء انفورسمنٹ ایجنسیاں ہیں وہ اپنا کردار بھی صحیح طریقے سے ادا کریں تو اس قسم کے واقعات کی روک تھام ممکن ہو گی۔ میرے خیال میں یہ بہت اندوہناک واقعہ ہے، پورا ملک، پوری قوم، پوری دنیا اس کی مذمت کرتی ہے اور پھر اس پہ اگر ہماری لاء انفورسمنٹ ایجنسی، سیکورٹی کی ایجنسیوں کے اس قسم کے بیانات آتے ہیں تو اس سے اور بھی اس ملک کی بدنامی ہوتی ہے، حکومت کی بھی بدنامی ہوتی ہے جو کسی طور پہ قابل قبول نہیں ہے۔ تو ہم ان الفاظ کی بھی مذمت کرتے ہیں اور اس واقعے کی تو میرے خیال میں مذمت کرنا تو بہت زیادہ کم ہے، میرے خیال میں ہمیں ڈی این اے ڈیٹا بیس بھی بنانا چاہیئے اور ہمیں ٹھوس قانون سازی کرنی چاہیئے، صرف قرارداد مذمت پاس کرنا، صرف تقریریں کرنا، اس سے یہ مسائل حل نہیں ہونگے، اب ہمیں آگے بڑھنا ہو گا اور ان اقدامات کو روکنا ہو گا اور جو خواجہ سراؤں کے ساتھ جو ہوا ہے جو ان کا قتل ہوا ہے اور ایک زخمی بھی ہے، تو یہ تو صوبائی اسمبلی کا کام ہے اور جو ہماری لیڈی کمانڈو جو قتل ہوئی ہے نوشہرہ میں، اس پہ بھی ذرا ہمیں اسمبلی میں رپورٹ ملنی چاہیئے کہ اس پہ کیا کریں کیونکہ مرکز میں جب ہم تھے تو ہم نے خواجہ سراؤں کے لئے اچھی قانون سازی کی تھی، ان کے لئے شناختی کارڈ، تعلیم، پاسپورٹ، ووٹ کا حق تو بہت سارے اچھے اقدامات کئے تھے لیکن کیا وجہ ہے کہ اس کی Implementation آج تک نہیں ہو رہی، نگہت بھی ہے اور اس وقت جو ہم قانون سازی کر رہے تھے تو بہت سا ہمیں وقت لگا تھا اس قانون سازی میں، تو میرے خیال میں اب وقت ہے کہ ہمیں اس کی Implementation نظر آنی چاہیئے اور موٹروے پولیس کو بھی اس واقعہ پہ جوابدہ ہونا چاہیئے اور اس پہ جلد از جلد رپورٹ آنی چاہیئے۔ تھینک یو، جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، میں بات کرتا ہوں، میڈم، میں یہی کہنا چاہ رہا ہوں کہ اس ایشو پہ میڈم نگہت اور کرزئی صاحبہ، حمیرا خاتون صاحبہ نے، شگفتہ ملک صاحبہ بھی، ہماری مدیحہ نثار صاحبہ، سمیرا شمس صاحبہ، سب بات کرنا چاہتی ہیں لیکن ایشو جو ہے میڈم نے Raise کر دیا ہے، ایک ہی ایشو ہے، اس پہ میں اتنی بات، اتنا بتانا چاہتا ہوں، ایک منٹ جی، میڈم، میری بات سن لیں، میں اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ یہ واقعہ بالکل ناقابل برداشت ہے، ایسے واقعات بالکل بھی نہیں ہونے چاہئیں، اس پہ تمام قوم افسردہ ہے، غمزدہ ہے لیکن اس پہ وزیراعظم پاکستان جناب عمران خان صاحب نے ایکشن لیا ہے، ایکشن لیا ہے اور انہوں نے سی سی پی او آئی جی پی کو اور موٹروے کے ہیڈ جو ہیں کلیم امام صاحب کو ان سے انکوائری کا کہا ہے اور کہا ہے کہ جلد از جلد، جلد از جلد اس پہ آپ ایکشن لیں، اس لئے میں نے کہا کہ تمام خواتین اس پہ بات کرنا چاہتی ہیں لیکن پوائنٹ وہی ایک ہے، اگر اس پہ ہم وہی باتیں کرتے جائیں تو دیکھیں میڈم، آپ نے بھی بات کی، آپ نے بات کی، ابھی اس طرح کرتے ہیں میڈم، ان کا پوائنٹ آگیا ہے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اور کرزئی</u>: سر، میں صرف دو منٹ اس پہ بات کرنا چاہتی ہوں، اس کا پوائنٹ تو آگیا لیکن میرا نہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے میڈم، ٹھیک ہے، ایک منٹ، اس طرح کرتے ہیں، ایک منٹ، یہ ایک اہم ایشو تھا، اس پہ میڈم نے بات کی، ایک ایک منٹ ٹھیک ہے، میڈم، آپ سنیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اور کرزئی</u>: میں ایک اور مسئلے پہ بات کرنا چاہتی ہوں، انہوں نے تو اپنا پوائنٹ کر لیا، اب میری بھی سنیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بالکل میں دے دیتا ہوں، میں ایجنڈا کمپلیٹ کرتا ہوں، آپ دو منٹ نہیں پانچ منٹ بات کریں، ایجنڈے کے بعد آپ دو منٹ کی جگہ پانچ منٹ بات کریں، ٹھیک ایک منٹ میڈم، میڈم، رات کو آپ نے بھی کہا ہے، شام کو انہوں نے کہا تھا، میڈم شگفتہ، ایک منٹ، اگر آپ۔۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اور کرزئی</u>: سر، میں بات کرتی ہوں، انہوں نے ایک بات کی، میں دوسرے مسئلے پر بات کرنا چاہتی ہوں، آپ مجھے صرف دو منٹ دے دیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم، وہی میں کہہ رہا ہوں، آپ سنیں، آپ پانچ منٹ بات کریں، دس منٹ بات کریں، میں آرڈر آف دی ڈے Complete کروں، آپ دس منٹ بات کریں اور اسی ایشو پہ تمام ممبرز

بات کرنا چاہ رہے ہیں، اسی ایشو پہ بات کریں گے، ایجنڈے کے بعد آپ سب کو ٹائم دیتا ہوں ان شاء اللہ، ایجنڈے کے بعد میں سب کو ٹائم دیتا ہوں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Privilege Motions: Item No. 5, Mr. Faisal Zeb Khan and Mr. Salahuddin Khan, MPAs, to please move their Privilege motion No. 84, one by one.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس پر بات کرنی ہے ہم سب نے، آپ ہمیں اجازت دیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل، میں موقع دوں گا، میں موقع دوں گا جی۔ خوشدل خان صاحب، آرڈر آف دے ڈے کے بعد میں موقع دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: آپ پھر چلیں جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھیں رہیں، میں نہیں جاؤں گا، ان شاء اللہ آرڈر آف دے ڈے Complete ہوگا، آپ کو میں پانچ منٹ دوں گا ان شاء اللہ۔ خوشدل خان صاحب یوائې دوہ منټه دا نه دی، تهول ایم پی ایز ما د پاره قابل احترام دی، تهول خبري کول غواړی، تاسو آرډر آف دی ډے واخلئی جی۔ جناب صلاح الدین۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم تمام ممبران اسمبلی عوامی نمائندے ہیں اور عوامی مسائل کے لئے ہمیں مجبوراً افسران کے پاس جانا پڑتا ہے۔ 2 ستمبر 2020 بوقت 12:00 بجے ہم نے ایم ڈی ٹورازم جنید صاحب کے دفتر کو فون کیا کہ ہم دونوں ممبران ملاقات کے لئے آرہے ہیں، ایم ڈی صاحب کے پی اے نے اطلاع دی کہ ابھی ایم ڈی صاحب دفتر میں موجود ہیں آپ جلدی آجائیں ورنہ وہ نکل جائیں گے۔ جب ہم ایم ڈی صاحب کے دفتر پہنچے تو سٹاف اور مذکورہ ایم ڈی کے پی اے نے انتہائی غیر اخلاقی رویے کے ساتھ ہمارے ساتھ برتاؤ کیا، اپنے نام ایم ڈی کو بھیجنے کے باوجود اس نے ہم پر تقریباً بیس منٹ تک دفتر کے سامنے کھڑا کر کے انتظار کیا اور اس کے بعد۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم، آرڈر ان دی ہاؤس۔

جناب صلاح الدین: ہمارے ساتھ ملاقات بھی نہیں ہوئی، لہذا مذکورہ ایم ڈی اور اس کے سٹاف کے رویئے کی وجہ سے نہ صرف ہمارا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا ہمارے مشترکہ استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Concerned Minister, to respond میڈم، آپ چلائیں نہیں، ہاؤس کو چلانے دیں۔ جی جی۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): تھینک یو مسٹر سپیکر، جو صلاح الدین صاحب نے جو بات کی ہے، یقیناً اگر ایسا ہوا ہے تو انتہائی افسوسناک ہے اور وہ ٹھیک کہہ رہے ہوں گے لیکن جتنا میں صلاح الدین صاحب کو جانتا ہوں، انتہائی نفیس اور انتہائی ملنسار انسان ہیں، اسی طرح جو جنید صاحب ہیں وہ بھی ایسے ہی ہیں، مجھے لگ رہا ہے کہ کہیں پہ کوئی Communication gap یا کوئی Mis interpretation ہوئی ہے، ان کے پی اے کی طرف سے یا ان کے کسی سٹاف کی طرف Otherwise میں آپ کو صرف کل کی بات بتاؤں، تو کل بھی میری تین دفعہ جنید صاحب سے بات ہوئی اور وہ بھی ایک عوامی ایشو کے حوالے سے، تو میرے خیال سے میری یہ ریکویسٹ ہے صلاح الدین صاحب سے اور ان کے ساتھ جو دوسرے ممبر صاحب ہیں، فیصل زیب صاحب، میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ اپنی پریویلج موشن کو Withdraw کریں اور اپنے آفس میں جنید صاحب کو بلا کر ان کے Concerns بھی سن لیتے ہیں اور اگر کوئی Mis-understanding ہوئی ہے تو اس کو بھی ہم Resolve کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صلاح الدین صاحب، یو منٹ صلاح الدین صاحب، دا خو جی هغې پریویلج دے پریویلج باندې کیږی۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو سر۔ سر، مجھے اس کے Withdraw کرنے میں کوئی حرج نہ ہوتی لیکن اگر صرف یہ میرا ہوتا، میرے ساتھ فیصل زیب خان جو ابھی آئے نہیں ہیں، آج کسی ضروری کام کی وجہ سے ابھی موجود نہیں ہیں تو لہذا میں ریکویسٹ کرتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ اس کو کمیٹی میں جانے دیں اور ان کو کبھی کبھی تھوڑا بہت، ہم نے وہاں پر ان سے کونسا لڑنا ہے یا اس کا گریبان پکڑنا ہے لیکن یہ ہے کہ اگر کسی نے غلطی کی ہے If there has been a lapse at some point and these people rectify that-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کامران بنگش صاحب۔
معاون خصوصی برائے بلدیات: مسٹر سپیکر، جیسے چونکہ ابھی یہ شاید ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے بھی ریسپانس نہیں آیا تو میں زیادہ تو اس میں تفصیل میں نہیں جا سکتا، فیصل زیب صاحب اور جو صلاح الدین بھائی ہیں۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جی کامران صاحب۔
معاون خصوصی برائے بلدیات: جی جی، جو خوشدل خان صاحب ہیں یا فیصل زیب صاحب اور صلاح الدین صاحب ہیں، ان کے جذبات کی بھی میں قدر کرتا ہوں، یقیناً کچھ ایسا ہوا ہوگا کہ ان کو اتنا جو ہے وہ عزیمت یا تکلیف اٹھانا پڑی۔ مجھے تو اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے، اگر یہ کمیٹی کے پاس جاتا ہے لیکن میں از راہ ان کی عزت اور جو فیصل زیب صاحب ہیں ان کی، تاکہ اس مسئلے کو ہم Amicably solve کر لیں۔ وہ بھی اسی پختون کمیونٹی کے ہیں، شاید یہ Communicate نہیں ہوا یا کچھ نہیں ہوا Otherwise اگر یہ Insist کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میں Put کرتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the Privilege motion No. 84, moved by the honourable Members, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it; the Privilege motion is referred to the concerned Committee. Mr. Zafar Azam Sahib, MPA, to move his Privilege motion No. 85.

جناب ظفر اعظم: جناب سپیکر صاحب، ہمارے ایک معزز ممبر اپنی سیٹ پہ کھڑی ہیں اور چیخ رہی ہیں، میں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ حق بجانب ہیں کیونکہ پرسوں بھی اس نے واک آؤٹ کیا تھا، یہاں پر پولیس کا کوئی۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ظفر اعظم صاحب، میں نے کہہ دیا، میں ان کو موقع دے رہا ہوں، اپنی پریویلج موشن موو کریں، پلیز۔
جناب ظفر اعظم: نہیں سر، میں اس پہ آتا ہوں، اسی پہ آتا ہوں، پرسوں اس نے واک آؤٹ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک تو میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ ہاؤس میں موبائل پہ باتیں کرتی چلی جاتی ہیں، تو یہ بھی ایک Violation ہے جی۔

جناب ظفر اعظم: پولیس کا کوئی بندہ یہاں پر موجود نہیں تھا، میری تحریک استحقاق اسی کے متعلق ہے، آج بھی آپ اگر آفیسر ز گیلری کی طرف دیکھ لیں تو پولیس کا کوئی بندہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پولیس کا آفیسر موجود ہے، آپ دیکھ لیں، ایس پی صاحب موجود ہیں جی۔

جناب ظفر اعظم: سوری جناب، بات یہ ہے کہ ہمارے جنوبی اضلاع کا واحد راستہ ہے پشاور کو آنے کے لئے، اب جو درہ آدم خیل سے لے کر بڈھ بیر تک ہم جب وہاں سے کراس کر رہے ہوتے ہیں، سارا روڈ بند ہے تقریباً تین ہفتوں سے، میں صلاح الدین صاحب کو Appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے دو ہفتے پہلے انہوں نے اس کی نشاندہی کی اور ہمارے سپیکر صاحب نے اس پر بس سنا ان سنا کر دیا۔ ابھی جناب، ہم متنی کے اولڈ پشاور روڈ جو ہے آپ جانتے ہیں، اس پر جاتے ہیں، ہمارا جو روڈ ہے وہ بالکل بلاک کیا ہوا ہے یہ افغان ٹرانزٹ کی وجہ سے، وہاں پر جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی پریویلج موشن آپ Read کریں جی، پریویلج موشن آپ اپنی Read کریں۔

جناب ظفر اعظم: ہاں جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Read کریں آپ۔

جناب ظفر اعظم: وہ یہی باتیں ہیں جو میں کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ Read کریں، ظفر اعظم صاحب۔

جناب ظفر اعظم: میں ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ متنی تھانے کے قریب ایک ٹرک نے میری گاڑی کو ٹکر مار کر ڈرائیور ایک غریب انسان تھا جس کو میں نے معاف کر دیا لیکن تھانے کے ایک اے ایس آئی نے کہا کہ نہیں، آپ ہمارے ساتھ تھانے جائیں اور رپورٹ درج کروائیں۔ پھر وہاں پر لے جا کر مجھے ایک کمرے میں اور ٹرک ڈرائیور دوسرے کمرے بٹھا کر مجھ سے بھی نمبر لیا، ان سے بھی نمبر لیا تو ایک گھنٹے کے بعد پتہ نہیں وہ اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا واپس آ کر مجھے کہا کہ رپورٹ درج کرائیں، میں نے کہا میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ اس نے کہا نہیں یہ تو ہمارا قانونی طریقہ کار ہے لیکن میں نے پھر صلاح الدین کا نام لیا کہ میں صلاح الدین کو ٹیلی فون کرتا ہوں، وہ آ جائیں ہماری آپس

میں صلح کرا دیں۔ جب صلاح الدین کا نام اس نے سنا تو انہوں نے پھر مجھے اجازت دے دی۔ سر، میرا مطلب یہ ہے کہ یقین جانیں مین ہائی وے پر نہ ٹریفک کا سپاہی ہے نہ ٹریفک کا کوئی بندہ ہے اور ہمارے علاقے سے جو زخمی آتے ہیں، جو ہارٹ اٹیک ہو کر یہاں ہسپتال لاتے ہیں وہ یہیں تنی کے راستے میں فوت ہو جاتے ہیں۔ تو سر، نہ پولیس کا ایک بندہ بھی میں نے نہیں دیکھا اور میں ہر جمعرات کو چھٹی کے دن جاتا ہوں گاؤں، میں نے کوئی بندہ پولیس کا نہیں دیکھا ہے کہ اس پر پیٹرولنگ کرے اور راستے کو صاف کرے۔ سر، میرا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ سے یہ ریکویسٹ کرتے ہیں، میں اپنی پریویلج موشن کو پریس نہیں کرتا، میں استحقاق کمیٹی کو اس لئے نہیں لے جانا چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ ٹریژری بینچ کے لوگوں نے ڈی ایچ او کے خلاف یہ چھوٹی چھوٹی تحریک استحقاق لائی ہیں، ابھی تک اس پر کوئی کام نہیں ہوا، تو اس استحقاق پر کیا کارروائی ہو گی لیکن میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ پولیس والے Sure کر لیں کہ ہمارے لئے راستہ جو ہے، یہ جنوبی اضلاع کو چلیں تو کراچی کا سارا ٹریفک اسی پر ہے، تو ہمارے لئے یہ Assure کر لیں اور آپ اس پر رولنگ دیں کہ اس پر یا تنی پر ہمیں یا نفری بڑھائیں یا ہمیں روڈ صاف کر کے دے دیں کیونکہ ہمیں بہت ہی زیادہ تکلیف ہے۔ نثار صاحب بھی اس کے گواہ ہیں، پرسوں یہ کمشنر کے پاس گیا ہوا تھا، دو گھنٹے تنی میں، اور میں آپ کے اس معزز ہاؤس کی طرف سے تنی کے لوگوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جو اس گرمی میں ایک مہینے سے بند ہے، تنی کے لوگ چھوٹی بڑی بالٹیاں ہاتھ میں لے کر فلائنگ کوچوں میں اور راستے میں پانی دیتے ہیں اور بڑے عزت و احترام کے ساتھ جو معاملہ بن جاتا ہے، ہمارے لئے راستہ صاف کرتے ہیں اور جناب والا، میں یہ پریویلج کو پریس نہیں کر رہا ہوں، میں اس کو Withdraw کرتا ہوں لیکن ہمیں ایشورنس چاہئیے کہ یہ روڈ صاف ہو۔

<u>Mr. Speaker:</u> Concerned Minister, to respond, Ziaullah Bangash Sahib.

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی)</u>: جناب سپیکر، بہت شکریہ۔ جناب ظفر اعظم صاحب نے اپنی پریویلج موشن کے حوالے سے بھی بات کی اور اس میں ایک بہت اہم ایشو بھی انہوں نے Raise کیا ہے جو جنوبی اضلاع اور تنی کی جگہ پہ، ہماری کل بھی نشست ہوئی تھی اور ڈی آئی خان سے لیکر بلکہ تنی تک جتنی بھی ٹریفک ہے، جو افغان ٹریڈ بند ہونے کی وجہ سے طورخم بارڈر بند ہونے کی وجہ سے آپ کے جتنے بھی بڑے ٹرالے ہیں وہ سارے یہاں پر کھڑے ہو گئے ہیں اور اس کی وجہ سے کوہاٹ روڈ

مکمل بند ہوتا ہے، بلکہ آپ یہ سمجھیں کہ جنوبی اضلاع کے لئے پورا جو روڈ ہے وہ بالکل بند ہوتا ہے اور لوگ تقریباً تین تین چار چار گھنٹے وہاں پر کھڑے ہوتے ہیں، تو ظفر اعظم صاحب نے بہت اچھا یہ پوائنٹ Raise کیا اور میں آپ سے یہی ریکویسٹ کروں گا کہ آئی جی صاحب کو آپ ڈائریکٹ کریں کہ وہاں پہ فورس بھجوا دیں تاکہ روڈ صاف ہو یا پھر دوسرا ایک اور آپشن بھی ہے کہ جو ٹرالے، اگر وہ ڈی آئی خان سے یا کراچی سے آ رہے ہیں تو ان کو فی الحال یا مختلف جو ہمارے اضلاع ہیں، ڈی آئی خان، لکی مروت، بنوں، مطلب اگر ان کو وہاں پہ روک دیا جائے تو یہاں پہ اتنا ٹریفک کا Burden نہیں ہوگا اور روڈ کلیئر ہوگا۔ تو میری آپ سے یہی گزارش ہوگی کہ اس پر بھی آپ اپنی رولنگ اس پر دیں اور دوسری جو پریولیج موشن تھی، اس پہ ظفر اعظم صاحب نے واپس لے لی تو اس پہ آپ ہی کچھ کہہ سکتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر صاحب، آپ گورنمنٹ میں، آپ حکومت میں ہیں، آپ گورنمنٹ کو ڈائریکٹ کر سکتے ہیں تو آپ ہی ڈائریکٹ کریں جی۔

<u>مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی</u>: نہیں جناب سپیکر، ہم نے آئی جی صاحب سے Already اس پر بات کی ہے لیکن ہم چاہ رہے ہیں کیونکہ یہاں پر یہ ایشو Raise ہو گیا ہے اور ہمارے معزز اراکین کی جانب سے بھی Raise ہو گیا ہے، Already اس پہ ہماری آئی جی صاحب سے اس پر نشست ہو چکی ہے اور کل بھی ہوئی ہے اور ظاہر ہے کہ انہوں نے کارروائی شروع کی ہو گی لیکن میں چاہ رہا ہوں کہ آج چونکہ یہ اسمبلی فلور پہ یہ دوبارہ Raise ہو گیا ہے تو اس میں ہم چاہ رہے ہیں کہ اسمبلی سے بھی اس پہ کوئی ایکشن ہو تاکہ یہ معاملہ Speed up ہو اور ہمارے جو جنوبی اضلاع کے جتنے لوگ ہیں، کوہاٹ سے لیکر کر ڈی آئی خان تک، ان کو بھی یہ پتہ چلے کہ جی ان کے جو نمائندے اسمبلی میں بیٹھے ہوئے ہیں، چاہے اپوزیشن کے ممبرز ہیں یا وہ حکومتی ممبرز ہیں، تو وہ دونوں طرف سے کام کر رہے ہیں۔ اگر میں حکومت میں بیٹھا ہوں تو میں نے Already اپنے چیف منسٹر سے بھی اس پہ نشست کی ہے اور آئی جی صاحب سے بھی اس پر نشست کی ہے اور اپوزیشن کے ممبر اس لئے کہ انہوں نے بھی اپنے حلقے کی عوام کو جواب دینا ہوتا ہے تو انہوں نے بھی آج اپنا یہ مدعا پیش کر دیا ہے، تو میں صرف یہ آپ کے نالج لا رہا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ظفر اعظم صاحب، جی ظفر اعظم صاحب، جی جی۔

جناب ظفر اعظم: جی سر، میری گزارش ہے کہ میں جب سے یہاں پر بیٹھا ہوں تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔ تو ہمارے بندے کہتے ہیں کہ چیف منسٹر سے پوچھ لیں گے۔ کہتا ہے کہ نیا کوسچن لاؤ۔ یہ وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں کچھ، مطلب ہے ان کو اپنے ڈیپارٹمنٹ کا بھی آئیڈیا نہیں ہوتا ہے کہ وہ صحیح جواب دے دیں کہ نہیں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ کوہاٹ کا رہنے والا ہے۔ میرا رشتے میں ہے، یہ تقریباً ہر ہفتے جاتا ہے۔ ہر ہفتے جمعہ کو جاتا ہے اور پیر کو واپس آتا ہے۔ یہ مسئلہ ایک مہینے سے ہے۔ تو آیا آپ نے اپنے حلقے اور اپنی عوام کی، یہ صرف جنوبی اضلاع کا مسئلہ تو نہیں ہے، یہ تو کراچی تک یہ روڈ استعمال ہو رہا ہے جی، تو کیا آپ نے ایک مہینے میں بھی اس پر یہی بات کی کہ جب ہاؤس میں آئے گا تو پھر آپ چیف منسٹر سے پوچھیں گے اور پھر آپ آئی جی پی سے کہیں گے؟ کل جی شہریار آفریدی، میری اور ان کی کوہاٹ سب ڈویژن کی میٹنگ تھی، تو اس میں میں نے یہ مسئلہ اٹھایا، شہریار آفریدی فوراً آئی جی پی کے پاس گئے لیکن مسئلہ جو نگہت نے اٹھایا ہے، مسئلہ وہی ہے کہ نہ پولیس آپ کی نہ میری، کسی کی بھی نہیں سنتی، کبھی کبھی ایسا ہوا ہے کہ ٹریفک جو ایک مہینے سے بند ہو اور وہاں پر خدا کی قسم جی، میں وضو میں ہوں، پولیس والا بھی نہیں ہے، سارے تنی بازار میں بھی پولیس والا نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک، ٹھیک ہے۔

جناب ظفر اعظم: تو سر، یہ کس طرح کہتا ہے کہ میں چیف منسٹر سے کہتا ہوں؟ آپ بھی منسٹر ہیں، آپ معاون ہیں، مشیر ہیں، آپ بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم تقریباً دس پندرہ پانچ پولیس والے وہاں بھیج دیں گے اور راستہ کھول دیں گے، اس میں چیف منسٹر کی کتنی بڑی بات ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ میاں نثار صاحب، ستاسو او د هغه پوائنټ یو دے، هم دغه خبره ده۔

میاں نثار گل: ایک منٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بنه، یو منټ جی، جی۔

میاں نثار گل: میں ایک منٹ میں بتانا چاہتا ہوں جی۔ سر، ملک صاحب نے یہ مسئلہ اٹھایا، یہ جنوبی اضلاع کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ پورے کراچی کا مسئلہ ہے۔ آپ سر، اگر جائیں تو ہمارے چار پانچ گھنٹے تقریباً ایک مہینے سے لگتے ہیں سر، میں آپ کو Off the record بات کرنا چاہتا ہوں لیکن اس ایوان میں آپ کو آپ کی

وساطت سے، کہ ہم نے سنا ہے کہ اس میں چالیس پچاس ہزار روپے جو ٹرالر کے ہوتے ہیں، اس میں چالیس پچاس ہزار روپے کا گیم چلتا ہے، جو ٹرالر پچاس ہزار روپے دے دیں ان کو طورخم کی چٹ ملتی ہے، باقی روڈ پر کھڑے ہوتے ہیں، یہ ایک کمائی کا بہت بڑا ذریعہ بن گیا ہے، پتہ نہیں کون کروا رہا ہے؟ ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ دھندا کیا کریں، جو بھی پیسے کمائے، کمایا کرے لیکن کم از کم تنی جنوبی اضلاع پورا درہ آدم خیل تک ڈبل ٹریفک کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب، ایک کمیٹی بنائیں۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جی، یہ ایک پریویلج موشن تھی، پوائنٹ آگیا ہے۔

<u>میاں نثار گل</u>: ایک پولیس والا بھی نہیں ہوتا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: پوائنٹ آگیا ہے آپ کا جی، ظفر اعظم صاحب کا۔

<u>میاں نثار گل</u>: بہت تکلیف ہوتی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منسٹر صاحب نے، منسٹر صاحب نے، جی منسٹر صاحب، منسٹر صاحب، جی ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

<u>مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی</u>: جناب سپیکر، پہلے تو اگر وہ پریویلج موشن کی بات ہے تو وہ تو معزز ایم پی اے صاحب نے واپس لے لی ہے تو محکمے کی جانب سے جواب بھی آیا ہوا ہے لیکن اب وہ پریویلج موشن انہوں نے واپس لے لی ہے تو اس پر آپ۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ایک سیکنڈ، اس طرح ہے کہ یہاں سے میں حاجی صاحب کو اور کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹس جتنے بھی اس سے Related ہیں، ان کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ وہ اس پر آج سے ہی کام شروع کریں اور جو راستے میں خلل ہے اور جو لوگوں کو تکلیف ہے، جس طرح انہوں نے بات کی ظفر اعظم صاحب نے، کہ ان کا مسئلہ نہیں ہے پورے کراچی تک کے لوگوں کا مسئلہ ہے، تو میں یہاں سے یہ ڈائریکشن دیتا ہوں کہ اس پر آج سے کام شروع کیا جائے اور اس میں کوئی غفلت جو ہے برداشت نہیں کی جائے گی۔ تھینک یو۔ ظفر اعظم صاحب، تاسو Withdraw کوئ جی، مونږ ټائم دے جی۔

Mr. Salahuddin Khan, MPA, to please move his privilege motion No. 87. Mr. Salahuddin Khan.

جناب صلاح الدین: تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مورخہ 17 اگست کو میں ایک ضروری کام کے سلسلے میں یو بی ایل بینک مین صدر روڈ برانچ گیا، جب میں گیٹ پر داخل ہو رہا تھا تو سیکورٹی گارڈ نے روکا، میں نے اپنا تعارف کروایا پھر بھی مجھے پندرہ منٹ تک روکے رکھا اور کہا کہ میں نے۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

جناب صلاح الدین: جب میں بینک کے اندر گیا تو منیجر نے بیٹھنے تک کا نہیں پوچھا اور جب میں نے سیکورٹی گارڈ کی شکایت کی لیکن منیجر نے کوئی توجہ نہیں دی۔ پھر میں نے اسے پیسے جمع کرنے کے لئے کہا لیکن منیجر، جس کا نام عمر خان ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شگفتہ ملک صاحبہ اور حمیرا خاتون صاحبہ، آپ، ہاؤس ان آرڈر جی۔

جناب صلاح الدین: لیکن منیجر نے انتہائی تکبرانہ انداز میں ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ سامنے جا کر رسید Fill کرو، اپنا تعارف کروانے کے باوجود مذکورہ بینک کے سٹاف اور Specially منیجر کے اس تکبرانہ اور غیر ذمہ دارانہ رویئے کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا میرے استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ منیجر کو طلب کیا جاسکے۔

جناب سپیکر صاحب، ہم الیکٹڈ لوگ جب جاتے ہیں، میرا کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، میرے کولیگز کا کوئی اپنا مسئلہ نہیں ہوتا، ہم عوامی مسائل کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں اور ہمیں کوئی شوق بھی نہیں ہے ان کے آفیسز دیکھنے کا، ہم ادھر جانا بھی نہیں چاہتے، But there is no other alternative, so, ultimately we have to go, in the way they behave, is totally not worthy of our status. جناب سپیکر، میں یہ سٹیٹس اور یہ ان چیزوں کا کچھ دلدادہ بھی نہیں ہوں لیکن جس طرح ان کا رویہ ہوتا ہے، ہمیں اس پر افسوس آتا ہے اور یہ کیا انہوں نے کبھی پڑھا نہیں ہے، یہ تو پی سی ایس، سی ایس ایس وغیرہ کر کے آتے ہیں تو یہ ڈی ایم جیز وغیرہ ان گروپ کے، انہوں نے اپنے سٹاف کو اتنی تمیز نہیں سکھائی، اس میں تمیز کب آئے گی، کون انہیں سکھائے گا اور اگر یہ اس طرح کریں گے تو میں چاہتا نہیں ہوں، یہ کوئی بھی ممبر نہیں چاہتا کہ وہ پریولیج موشن لائے اس ہاؤس میں اور ہم اس کو Like بھی نہیں کرتے لیکن یہ ہے کہ ہمیں مجبوراً ایسا کرنا ہوتا ہے، اس لئے To put them at the right path ورنہ یہ تو ان کا جو Behavior ہے وہ کبھی ٹھیک نہیں ہوگا، تو میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو پریولیج کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کامران بنگش صاحب،

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه آرډر آف دی ډے کمپلیټ کړم، ما وئیل چې ټائم به ټولو ته ورکومه، ان شاء اللہ جی۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے بلدیات): جناب سپیکر، جی آپ کا شکریہ، جو صلاح الدین صاحب نے جو پوائنٹ Raise کیا، بالکل وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ جو Public interfacing offices ہوں، وہ پرائیویٹ سیکٹر ہوں یا پبلک سیکٹر کے ہوں، وہ عوام کے ساتھ اپنا رویہ درست رکھیں اور بالخصوص جب آنریبل ممبرز ہوتے ہیں، مجھے مسٹر سپیکر، صرف ایک قانونی پوائنٹ، مسٹر سپیکر، اگر آپ کی توجہ ادھر ہو جائے، تو میری صرف ایک۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

معاون خصوصی برائے بلدیات: میرا صرف ایک کنسرن ہے کہ جو یونائیٹڈ بینک یا یو بی ایل کی جو انہوں نے بات کی ہے، اگر وہ پبلک سیکٹر بینک ہے جو کہ میرے خیال سے نہیں ہے، تو پھر تو ان کو بے شک یہ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے Otherwise میری جو انڈر سٹینڈنگ ہے، یہ پرائیویٹ بینک ہے جو کہ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے امبریلا کے نیچے نہیں ہے، تو اس کو Legally دیکھا جائے کہ کیا یہ خیبر پختونخوا کی اسمبلی یا اس کی استحقاق کمیٹی ان کو بلا سکتی ہے کہ نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی صلاح الدین صاحب۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو جناب سپیکر۔ سر، میں نے اس بارے میں اپنی تفتیش کی تھی، اپنے تئیں معلوم کیا تھا، ہم ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب صلاح الدین: سر، میں نے کنسرنڈ اور اپنے ایکسپرٹس سے جو اسمبلی کے ایکسپرٹس ہیں، ان سے بات کی تھی، ہم مجاز ہیں اس کے، ہم حقدار ہیں اس کے، ہم ایسا کر سکتے ہیں، تو اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو پریویلج کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضیاء اللہ بنگش صاحب۔

جناب ضیاء اللہ خان بنگش (مشیر برائے سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر، کامران نے ایک بات کی کہ حکومتی بینک اور پرائیویٹ بینک، تو میں عرض یہ کروں گا کہ خیبر پختونخوا میں جتنے بھی ادارے ہیں، چاہے وہ فیڈرل ہیں، چاہے وہ پرائیویٹ ہیں، اگر وہ Respect نہیں کریں گے ممبران اسمبلی کی، میرے خیال میں کوئی Compromise نہیں ہونا چاہیئے اور ان کو بلانا چاہیئے، ان کو اسمبلی بلائیں اور ان کو Tight رکھیں بس۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں Put کرتا ہوں اس کو۔

Is it the desire of House that the privilege motion No. 87, moved by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the concerned Committee.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7, Call Attention Notice: Mr. Sardar Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1272. Sardar Khan Sahib, Janab Sardar Khan Sahib, lapsed. Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 1307. Mr. Inayatullah Khan Sahib.

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ توانائی اور برقیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ بریکوٹ پاتراک، 47 میگا واٹ اور پاتراک شرینگل 22 میگاواٹ کے نام سے ہائیڈرو پاور پراجیکٹ کی دو سکیمیں ورلڈ بینک کے پیکج میں شامل تھیں لیکن صوبائی حکومت نے ان سکیموں کو ورلڈ بینک کے پیکج سے نکالا ہے اور اس کی جگہ سوات مدین ہائیڈرو پاور سٹیشن 157 میگاواٹ کو شامل کیا ہے۔ مذکورہ دو سکیموں کو ختم کرنا دیر اپر کی عوام کے ساتھ ناانصافی ہے جس سے وہاں کے لوگوں میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے، لہذا حکومت مذکورہ سکیموں کو ورلڈ بینک کے پیکج سے نکالنے اور اس کی جگہ دوسری سکیموں کو شامل کرنے کی وضاحت کرے۔

جناب سپیکر صاحب، دیر اپر، چترال، دیر لوئر اور پورے ملاکنڈ ڈویژن بشمول سوات شانگلہ کے اندر ہائیڈل پاور جنریشن کا بہت بڑا پوٹینشل موجود ہے اور اس حوالے سے جو صوبائی ادارہ ہے پیڈو، ان کے سروے اور فیزیبلٹی اور فری فیزیبلٹی وہ بھی موجود ہے، اپر دیر کے اندر بہت سائٹ موجود ہیں، Run of the river بھی موجود ہے اور ٹنل بننے کے بعد بھی وہاں بہت سی پاور جنریشن کی Capacity موجود ہے۔ اس کے علاوہ شڑ مائی کہ جس سے 175 میگاواٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے لیکن میں Specifically ان دو کے لئے اس وقت اس لئے یہ کال اٹنشن نوٹس لے آیا ہوں کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ ورلڈ بینک کے اندر یہ پراجیکٹس پیش کئے گئے تاکہ اس کے لئے ان سے لون لیا جا سکے اور ان پراجیکٹس کو کیا جا سکے۔ مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ سوات کے اندر جو پراجیکٹ شامل کیا گیا ہے وہ بالکل درست ہے، اس کو درست شامل کیا گیا ہے لیکن ہمارے پراجیکٹس کو نکالنا یہ زیادتی ہے اور میں اسمبلی کے فلور پر اگر یہ بات نہیں اٹھاؤں گا، میں دیر کے لوگوں کی نمائندگی نہیں کروں گا، میں اس کے Aspiration کی ترجمانی نہیں کروں گا تو میں زیادتی کروں گا۔ جناب سپیکر صاحب، میں یہ چاہتا ہوں کہ حکومت مجھے یہ ایشورنس دلا دے کہ ان پراجیکٹس کو بہت جلد اس ورلڈ بینک کے اندر دوبارہ Pitch کیا جائے گا، ان سے لون لیا جائے گا اور ان پراجیکٹس کو کیا جائے گا اور میں اس پر اپنی طرف سے اسمبلی کے اندر یہ احتجاج ریکارڈ کرتا ہوں تھرو اس کال اٹنشن نوٹس، کیونکہ اس کا فائدہ اس صوبے کو ہے، ہمارے ضلع کو بھی ہے لیکن اس صوبے کو بھی ہے کیونکہ یہ بجلی دیر کے اندر استعمال نہیں ہو گی، دیر کے اندر اس کا فائدہ ضرور ہو گا لیکن یہ بجلی نیشنل گرڈ کے اندر جائے گی، نیشنل گرڈ کے اندر جائے گی تو اس صوبے کا مسئلہ حل ہو جائے گا، اس صوبے کا مسئلہ حل ہو جائے گا، وہاں Employment generate ہو گی، وہاں روزگار کی Opportunity create ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ پوٹینشل ہمیں دیا ہوا ہے، یہ حلقہ بھی میرا نہیں ہے، Constituency بھی میری نہیں ہے، یہ Constituency basically ہمارے بھائی باچا صالح صاحب کی ہے لیکن یہ Constituency کے پراجیکٹس نہیں ہیں، یہ پورے صوبے کے پراجیکٹس ہیں، چونکہ دیر کے اندر Fall کرتے ہیں، اس پر بہت پہلے سے کام ہو رہا ہے لیکن اس کو ڈراپ کر دیا گیا ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس کی وضاحت کرے۔

Mr. Deputy Speaker: Concerned Minister, to respond.

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب، ما په دیکښې یوه خبره کوله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو دیکبنې خبره مخکبنې کړې وه نو په دې باندې د هغوی کال اټنشن نوټس دے۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: تھینک یو مسٹر سپیکر، جو عنایت اللہ خان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، یہ بری کوٹ پاتراک 47 میگاواٹ اور پاتراک شرینگل 22 میگاواٹ، یہ 69 میگاواٹ کے دو پراجیکٹس تھے جو کہ ورلڈ بینک نے ڈراپ کئے کیونکہ ان کا نیچر اتنا بڑا نہیں تھا، ان کے Concerns یہ تھے، جیسے ان کو پتہ ہے، یہ خود مختلف Negotiations میں رہ چکے ہونگے کہ جو Financing entity ہوتی ہے، ان کی اپنی Requirements ہوتی ہیں، ان کے مطابق ایک پراجیکٹ جو ہے وہ بڑے نیچر کا ہونا ضروری ہے، تو اس وجہ سے مدین سوات کا جو ایک پراجیکٹ ہے 157 میگاواٹ کا، وہ اس وجہ سے Add ہو گیا ورلڈ بینک کی جانب سے کہ ایک بڑا پراجیکٹ Add ہو جائے لیکن جو باچا صالح صاحب نے 7282 کو سچن کے اوپر جو بات کی تھی، وہ Already وہ والا کو سچن جو ہے وہ کمیٹی کو ریفر ہو چکا ہے، تو جو Relevant کمیٹی کو وہ والا کو سچن ریفر ہو چکا ہے تو I think وہاں پر یہ بھی ڈسکس ہو سکتا ہے، لہذا اس کو کمیٹی کو بھیجنا ضروری نہیں ہے، یہ جو ان کا Concern ہے کہ ایشورنس دیں تو یقیناً انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ اور جو Concerned Financing Entities ہیں وہ اس طرح کی Opportunities اس طرح کے Prospective جو پوٹینشل جو ایریاز ہیں ان کو Identify کرتی ہے اور وہ ان کے اوپر اپنی فیزیبلٹی اور اپنا جو سارا سسٹم ہے وہ ڈیزائن کر کے Accordingly اس کو Pitch بھی کرتے ہیں، تو میرے خیال سے اس کی ایشورنس کی مجھے یا عنایت اللہ خان صاحب سے زیادہ جو ہے وہ ڈیپارٹمنٹ خود اس کی فیزیبلٹی دیکھے گی اور Relevant جو Financing entity ہوتی ہے وہ ان کو Pitch کرتے ہیں۔ اگر ورلڈ بینک کی Limits یا ورلڈ بینک چاہتی ہے کہ ایک بڑا پراجیکٹ ان کو Identify کر کے دیا جائے جو یہاں اس کیس میں دے دیا گیا ہے مدین کا، تو میرے خیال سے یہ بھی جیسے انہوں نے کہا کہ یہ بھی صوبے کے لئے فائدہ ہوگا اور Ultimately ان شاء اللہ پورے پاکستان کو اس کا فائدہ پہنچے گا، خیبر پختونخوا پہلے ہی بڑا Contribute کر رہا ہے، جو انرجی کی سیچویشن ہے، احمد کنڈی صاحب نے Last week discuss کی کافی ڈیٹیل میں کہ سترہ ارب یونٹس ہم نے لاسٹ ائر دیئے ہوئے ہیں، تو خیبر پختونخوا حکومت تو Generously اس پورے سسٹم میں اپنا Contribute کر رہا ہے، ہم پھر بھی کریں گے جو ان کا

پراجیکٹ ہے وہ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ڈسکس کیا جا سکتا ہے اور Relevant جو Financing entities ہیں ان کو Pitch کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، یہ تفصیلات تو ظاہر ہے منسٹر صاحب کی Statement ہے، یہ تو چیک کرنا پڑے گا کہ کیا ورلڈ بینک کے ورلڈ بینک نے ان بنیادوں پہ اس کو ڈراپ کیا ہے جس پہ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ اس کی جو Capacity ہے وہ کم ہے، میگاواٹ Capacity ہے وہ کم ہے اور یہ ہمارے جو Laws ہیں اس کے مطابق نہیں ہے، یہ چیک کرنا پڑے گا۔ ظاہر ہے میں اس پہ سر دست کچھ بھی نہیں کہہ سکتا کیونکہ میرے ساتھ اس حوالے سے معلومات نہیں ہیں لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ دیر اپر کے اندر اس سے Bigger sites بھی موجود ہیں جن کو Explore کیا جا سکتا ہے، Already شڑمائی موجود ہے جو 157 اور 170 سے زیادہ ہے اور یہ دو جو پراجیکٹس ہیں یہ بہت عرصے سے چل رہے ہیں، بہت عرصے سے پیڈو کی کتابوں کے اندر موجود ہیں، ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ کتابوں سے نکل جائیں اور ساتھ ہی یہ چاہتے ہیں کہ جو پراجیکٹس Already شروع ہیں لوئر دیر کے اندر شگو کس ہے، وہ 102 میگاواٹ ہے، اس طرح جو لوئر دیر کے اندر دوسرا شروع ہے اس کی Completion date 2019 تھی، اب لگتا ہے کہ وہ 2020-21 میں بھی پورا نہیں ہو رہا ہے، تو بہت ساری چیزیں ہیں کہ جو انرجی ڈیپارٹمنٹ کو دیکھنی ہیں جو ہمارا پیڈو ہے جس کے لئے بنا تھا یہ جو ہائیڈل پاور، ایچ ڈی ایف ہے، وہ کس چیز کے لئے بنا ہے؟ منسٹر صاحب اگر یہ کہتے ہیں کہ یہ پاتراک اور شرینگل والے جو دو ہائیڈل پاور سٹیشنز ہیں 47 میگا واٹ اور 22 میگاواٹ یہ اگر ورلڈ بینک نہیں کرتے ہیں تو آپ کا ایچ ڈی ایف کس کام کے لئے، آپ ایچ ڈی ایف سے اس کو کر لیں، ایچ ڈی ایف کے اندر آپ کے پاس پیسے پڑے ہیں وہ اسی کے لئے تاکہ اس کا نام ہی ہائیڈل ڈویلپمنٹ فنڈ ہے کہ آپ اس سے ہائیڈل پاور جنریٹ کریں گے، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک ایسی بات کر لیں، ایک منسٹر کی حیثیت سے ایسی بات کر لیں کہ ان پراجیکٹس کو وہ آگے Push کریں گے۔ ظاہر ہے میں تو تھوڑی سی ایشورنس چاہتا ہوں، مجھے پتہ ہے کہ ایک پراسیس ہے وہ چلتا ہے، اس پراسیس کے نتیجے میں کام ہو جاتے ہیں لیکن میں ان کی طرف سے تھوڑی سی Unambiguous assurance چاہتا ہوں، اس سے آگے میں اس کو پریس نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، یہ عنایت اللہ صاحب جو Unambiguous assurance کی بات کر رہے ہیں تو میری طرف سے یہ ایشورنس ہے کہ جو حمایت اللہ خان صاحب ہیں He is a technocrat, he is part of the cabinet اور وہ اس Portfolio کو دیکھ رہے ہیں، ان سے میں ان کو یہ ایشورنس دلاتا ہوں کہ میں ان سے اس Specific project کے بارے میں ڈسکس کروں گا اور اگر ان کی Expertise کی اور سپورٹ کی ضرورت پڑی تو ہم ان کو خود ریکویسٹ کریں گے کہ وہ آئیں اور اپنا Input دیں، جیسے انہوں نے Identify کئے ہیں کہ 170 میگاواٹ، 102 میگاواٹ ان کا پوٹینشل ہے تو یقیناً خیبر پختونخوا گورنمنٹ اور پیڈو اور انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ اس کو دیکھے گا، چونکہ وہ Technically سمجھتے ہیں I will request him personally اور پھر ہم ان سے بھی ریکویسٹ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

خیبر پختونخوا ریونیو اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ 2018-19 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item Number 8: Item number 8, honourable Minister, to please lay on the table of the House the annual report of the Khyber Pakhtunkhwa Revenue Authority for the year 2018-19, Honourable Minister.

Mr.Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Local Government): Thank you, Mr. Speaker. On behalf of Minister for Finance, I request to lay the annual report of Khyber Pakhtunkhwa Revenue Authority for the year 2018-19, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق پہلی ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9: Honourable Minister, Mr. Kamran Bangash Sahib, to please lay on the table of the House, the report on first Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award, July to December, 2018.

Special Assistant for Local Government: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Minister for Finance, request to lay the report on first Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award, July to December, 2018, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عملدرآمد سے متعلق دوسری ششماہی رپورٹ جنوری تا جون 2019 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 10: Honourable Kamran Bangash Sahib, to please lay on the table of the House, the report on second Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award, January to June, 2019.

Special Assistant for Local Government: Thank you, Mr. Speaker. I, on behalf of Minister for Finance, request to lay the report on second Biannual Monitoring on the Implementation of NFC Award, January to June, 2019, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands laid.

چکدرہ چترال سی پیک روٹ پر بحث

Mr. Deputy Speaker: Item No. 11: Please, start discussion on Chakdara Chitral CPEC route.

جناب عنایت اللہ خان صاحب، آئٹم نمبر 11 آپ کا۔

جناب عنایت اللہ: جی شکریہ جناب سپیکر صاحب، چکدرہ چترال سی پیک روٹ اس اسمبلی کے اندر پہلے بھی ڈسکس ہو چکا ہے، اس پہ ملاکنڈ ڈویژن کے اندر اور اپر دیر، لوئر دیر، چترال اپر، چترال لوئر اور باجوڑ کے لوگوں کی آل پارٹیز کانفرنسز بھی ہو چکیں ہیں، کل بھی اس حوالے سے ایک میٹنگ موجود ہے اور اس پہ سوشل میڈیا پہ Trends اور Campaigns بھی چلائے جا چکے ہیں اور یہ جو مطالبہ ہے یہ Basically اس ریجن کے تمام لوگوں کا مطالبہ ہے اور اس میں کسی پولیٹیکل پارٹی، یہ کسی پولیٹیکل پارٹی کا ایجنڈا نہیں ہے، کسی ایک پولیٹیکل پارٹی کا ڈیمانڈ نہیں ہے، یہ پورے ریجن کا ڈیمانڈ ہے، اس پہ سوشل میڈیا Trends چلتے ہیں، اس پہ تمام پولیٹیکل پارٹیز اکٹھی ہیں Across the board تمام پولیٹیکل پارٹیز اکٹھی ہوتی ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، یہ چکدرہ چترال سی پیک روٹ جو ہے یہ جب سی پیک کا پراجیکٹ لانچ ہوا تو اس وقت خیبر پختونخوا کی طرف سے اس بات پہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا پرویز خٹک صاحب نے

فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ مسئلہ اٹھایا تھااور یہ ڈیمانڈ بھی ہمارے اپر دیر لوئر دیر اور چترال اور ملاکنڈ ڈویژن کے لوگوں کا تھاکیونکہ وہاں ہمیں Alternate route دیا جائے اور اس وقت کے وزیر اعلیٰ اور اس وقت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری جو اس وقت وزیر اعظم کے پرنسپل سیکرٹری ہیں،ان دونوں نے مل کے اس پراجیکٹ کو 6th CC Meeting میں Pitch کیااور 6th CC Meeting کے اندر چائنیز نے اس پہ Agree کیا،اس کی ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے،اس کی ویڈیو ریکارڈنگ موجود ہے۔۔۔۔۔

(شور)

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> House in order, House in order.

(شور/قطع کلامیاں)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں،عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں، آپ Continue کریں، عنایت اللہ خان صاحب، آپ Continue کریں، عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں،آپ Continue کریں عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں۔

(شور)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ہاؤس ان آرڈر۔ عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کرتے ہیں کہ میں کسی اور کو فلور دوں، بالکل نہیں میں، کسی کو ہاؤس کو یرغمال ہونے نہیں دوں گا، ہاؤس یرغمال نہیں ہوگا، کوئی کتنا بھی چلائے، کتنا بھی چیخے، آپ میڈم، جتنی بھی چلائیں ہاؤس یرغمال نہیں ہوگا،اب یہ نہیں ہوگا کہ آپ روزانہ چلاتی رہیں گی۔ عنایت اللہ خان صاحب،آپ Continue کریں، میں کسی اور کو فلور دے دوں گا۔ منور خان صاحب، مت بیٹھیں، آپ کی مرضی ہے، میں آپ کو نہیں کرتا ہوں، آپ نے Continue کرنا ہے کہ نہیں کرنا؟ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

(شور)

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ:</u> یار څه به بحث کوؤ په دې شور کښې به څه بحث کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، میں کسی کو ہاؤس یرغمال ہونے نہیں دوں گا، جو ایجنڈے پہ چلے گا، ایجنڈے پہ بحث کی جائے گی، ایجنڈے پہ ڈیبیٹ کی جائے گی، میں بالکل نہیں دوں گا، ہاؤس یرغمال نہیں ہوگا، یہ ہاؤس یرغمال نہیں ہوگا، یہ ہاؤس یرغمال نہیں ہوگا، بالکل بھی نہیں ہوگا۔ مجھے کوئی پریشرائز نہیں کر سکتا، میں پھر کہہ رہا ہوں اگر آپ جتنا بھی چلا لیں مجھے کوئی پریشرائز نہیں کر سکتا، یہ چیئر پریشرائز ہونے کے لئے نہیں ہے۔ عنایت اللہ خان صاحب، آپ Continue کریں، میں ایجنڈے کے بعد موقع دوں گا، ایجنڈا پورا کرنے دیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اورکزئی اور حزب اختلاف کی خواتین اراکین واک آؤٹ کر گئیں)

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں اسمبلی کے اندر لیٹ آیا، مجھے یہ کوئی Background نہیں معلوم تھا کہ کیا مسئلہ شروع ہے؟ ظاہر ہے میں چاہتا تھا کہ آپ ان کو وقت دے دیں لیکن یہ بات مناسب نہیں ہے، اس طرح جس انداز سے وہ اپنی اپوزیشن کی تقاریر کے اندر جو چیزیں Interfere ہوتی ہیں، یہاں اگر کوئی اٹھتا ہے اور اس کو ٹائم مل جاتا ہے تو اس کو آنر کرنا چاہیئے، میں دوبارہ آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس ہاؤس سے ایک دو تین ممبران کا جرگہ بھیج کے خواتین کو لے آئیں، ان کو موقع دے دیں، بے شک ہمارا وقت جو ہے وہ انہی کو دے دیں لیکن میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، آپ نے بات کی، میں صرف ایک ایک منٹ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: میں اپنی بات مکمل کروں گا، میں اپنی بات مکمل کروں گا لیکن میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ایک دو منسٹرز کو، ایک دو ایم پی ایز کو ان کے پیچھے بھیج دیں تاکہ وہ آجائیں اور وہ اپنی بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب، آپ کو تو پتہ نہیں ہے، یہاں پر پوائنٹ Raise کیا گیا تھا اور نعیمہ کشور صاحبہ نے اس پہ بات کی پوائنٹ آف آرڈر پہ، اس پہ تمام ممبران فیمیل ممبران بات کرنا چاہتی تھیں، میں نے باقاعدہ ایک ایک کا نام لیا، یہ سب بات کرنا چاہ رہی ہیں، میں نے کہا کہ آرڈر آف دی ڈے کمپلیٹ ہونے کے بعد میں تمام کو موقع دوں گا، یہ میں نے کہہ دیا لیکن جس طرح میڈم نگہت اورکزئی ہاؤس کو یرغمال کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور ہمیشہ چلاتی ہیں، کبھی اپنا دوپٹہ پھینک دیتی ہیں، کبھی منہ پہ پٹی لگا دیتی ہیں تو اس طرح میں بالکل ہاؤس چلانے نہیں دوں گا، یہ بالکل غیر آئینی ہے غیر قانونی ہے۔ میں

ایجنڈے پہ جاؤں گا جی، باہر بیٹھتی ہیں، ان کی مرضی ہے اندر آنا چاہیں، اندر آنا چاہتی ہیں اندر آئیں، میں بالکل کسی کو نہیں بھیجوں گا ان کے پیچھے، آپ Continue کریں۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں اپنی بات جاری رکھتا ہوں، تو میں آپ سے کہہ رہا تھا کہ اس وقت کے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک صاحب نے اور اس وقت کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے Alternate CPEC route کا مسئلہ Sixth GCC Meeting کے اندر اٹھایا اور اس پہ چائنیز نے Agree کر دیا، اس کا ادھر اناؤنسمنٹ ہو گئی، اس کا Minutes میں ذکر آ گیا اور اگلے 18-2017 کی پی ایس ڈی پی کتاب میں اس کو شامل کیا گیا اور پھر جب یہ حکومت بنی اس وقت یہ حکومت پی ٹی آئی کی حکومت اس پراجیکٹ کو اس کے پیچھے اس کی پشت پہ تھے اور اس کے حوالے سے بات بھی کر رہی تھی، اس کو Claim بھی کر رہی تھی، اس میں On record کمیونی کیشن منسٹر کی Statement بھی موجود ہے کہ ہاں یہ منظور ہوا ہے، یہ پی ایس ڈی پی کا حصہ ہے، اس کے علاوہ چیف منسٹر بھی On record موجود ہے کہ انہوں نے اپنی بجٹ سپیچ کے اندر یہ بات کہی ہے لیکن کیا ہوا ہے کہ اس کو بعد میں چیف منسٹر اور کمیونی کیشن منسٹر اور پی ٹی آئی کے سارے دوست کہتے رہے ہیں کہ سی پیک نام کا کوئی Alternate route جو ہے وہ پی ایس ڈی پی کے اندر نہیں ہے، 18-2017 کے اندر موجود ہے 19-2018 میں نکالا گیا ہے 20-2019 میں دوبارہ جو بونی کاپورشن ہے وہ شامل ہے اور اس کے ساتھ سی پیک بریکٹ کے اندر لکھا ہوا ہے، موٹروے بی او ٹی پہ موٹر وے کا اعلان کیا گیا ہے اور۔۔۔۔

<u>Mr.Deputy Speaker:</u> House in order, House in order.

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں جناب سپیکر صاحب، یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بی او ٹی پہ موٹر وے کا اعلان کر دیا ہے لیکن وہ بھی ایک Gray area کے اندر ہے، اس میں ابھی Clarity نہیں ہے، موٹر وے پراونشل پراجیکٹ کے طور پہ جس طرح سوات موٹروے ہے، اس کی Extension کا اعلان کیا گیا ہے لیکن وہاں کے لوگوں کی جو ڈیمانڈ ہے، میں اس کو Summarize کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ ہم چکدرہ، چترال، شندور، گلگت موٹروے With CPEC status چاہتے ہیں، اس سے کم کسی چیز پہ ہم راضی نہیں ہونگے، یہ ایک پبلک ڈیمانڈ ہے، پاپولر ڈیماند ہے، مطالبہ ہے، موجود ہے یہ موجود رہے گا، اس پہ لوگ Agitation بھی کریں گے، اس پہ لوگ لاک ڈاؤن بھی کریں گے، اس پہ لوگ شٹر ڈاؤن بھی کریں گے، اس پہ لوگ احتجاج بھی کریں گے، اسمبلیوں کے اندر بھی بات کریں گے اور ایک وقت ایسا آ سکتا ہے کہ اس

پہ پورے پاکستان کے اندر وہ اپنا ایک احتجاج جو ہے وہ Extend کریں، مالاکنڈ ڈویژن کے ان اضلاع کے لوگ، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس حوالے سے جو Response ہمیں دے گی تو وہ Clarity کے ساتھ کہے گی کہ جو آپ موٹروے بنا رہے ہیں، کیا اس موٹروے کو آپ سی پیک کا Status دینا چاہتے ہیں کہ نہیں دینا چاہتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے کہ جو سی پیک کی Sixth GCC meeting کے اندر اعلان ہوا تھا، اس پہ Agree کیا گیا تھا جس کا اعتراف پرویز خٹک صاحب نے بھی کیا تھا، اس وقت کے پلاننگ منسٹر احسن اقبال صاحب نے بھی کیا تھا، بعد میں پی ایس ڈی پی بک کا حصہ بھی بنا تھا، وفاقی وزیر کی بھی On record statement موجود ہے، کیا ان ساری Statements کے باوجود آپ اب بھی یہ کہتے ہیں کہ سی پیک کا Alternate route کوئی پراجیکٹ ہمارے ہاں نہیں ہے؟ اگر آپ یہ کہیں گے تو سچی بات یہ ہے کہ پھر لوگوں کے دلوں کے اندر گلہ بھی ہوگا، Resentment بھی ہوگی اور اس Resentment کے نتیجے میں احتجاج اور تحریک شروع ہوگی، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس پہ Clarity لائے، باقاعدہ اناؤنس کرے اور اگر اس پی ایس ڈی پی کے اندر نہیں ہے تو حکومت یہ انشور کرے کہ اگلی پی ایس ڈی پی کے اندر دوبارہ اس پراجیکٹ کو 2017-18 میں جس نام سے شامل تھا اسی نام سے دوبارہ شامل کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، عنایت الله خان صاحب او نورو ملګرو د دې نه مخکښې د چکدره موټر وے او دیر چترال ګلګت باندې خبره کړې ده، جناب سپیکر صاحب! چونکه کله چې د سی پیک د پاره دا ټول فیزیبلټی روانې وې نو د دیر موټر وے هم په دیکښې شامل وه، په دیر کښې نه په ټول ملاکنډ ډویژن کښې خلق په دې خبره باندې خوشحاله وو چې دا یوګیم چینجر دے او دا به مونږه د ملاکنډ ډویژن په معیشت کښې ډیر لوئے رول ادا کوی، خو د بدقسمتئ نه جناب سپیکر صاحب، په 2016 کښې شامل شو او په 2018-19 کښې په پی ایس ډی پی د سکیمونو نه دا بیا ډراپ شولو او دا بیا اویستلے شوه۔ څه وخت کښې دا خبره روانه وه چې دا پاکستان تحریک انصاف حکومت دا ډراپ کړے ده خو چې On

groundکله خبره مخې ته راغله نو په 19-2018کښې په مرکز کښې حکومت د پاکستان مسلم لیګ وؤ، او چې آل پارټیز کانفرنس کله په تیمرګره کښې کیدو نو هغه وخت کښې هغه بجټ بک محترم مولانا عبدالاکبر چترالی صاحب راوړو، او هلته ئے په هغه څیز کښې دا خبره ښکاره کړه چې دا زیاتے مونږ سره مرکز کوی، په 19-2018کښې شوے دے، هغه وخت هم دا خبره مونږه کړې وه، په دې اسمبلۍ کښې مو کړې ده او اوس ئے هم کوؤ، چې مونږه ته موټر وے پکار ده، د سی پیک موټر وے پکار ده، او دا زمونږه حق دے۔ جناب سپیکر صاحب، کله چې څوک د چا سره څه Commitmentاوکړی، خبره اوکړی نو بیا سړی له ډیر درد او تکلیف رسوی چې هغه د هغه نه واپس اغستلے کیږی۔ مونږه وایو چې کومه روټ مونږ ته په څه شکل کښې منظور شوے وؤ، پکار ده چې هم په هغه شکل کښې مونږ ته واپس ملاؤ شی۔ جناب سپیکر صاحب، مونږ د سوات د موټر وے خلاف نه یو، سوات هم د ملاکنډ ډویژن حصه ده، مونږه غواړو چې سوات هم Developشی، خو مونږه په دې وخت کښې پنځه ضلعې یو په دې موټر وے باندې مونږه پنځه ضلعې یو، دیر اپر، لوئر، چترال لوئر او چترال اپر او باجوړ جی، مونږه پنځه ضلعې د دې نه مستفید کیږو، دا عوام په لکھونو عوام د دې نه مستفید کیږی، نو زه هغه وخت کښې چې کله ما په آل پارټیز کانفرنس کښې خبره اوکړه، ما دا وئیل چې وزیر اعلیٰ صاحب دې راشی، په دې باندې ما وزیر اعلیٰ صاحب سره ملاقات هم اوکړؤ، چې تاسو راشئ او هلته مونږ ته دا اعلان اوکړئ، زه On the recordپه فلور باندې دا خبره کوم، زه د هغوی د وزیر اعلیٰ صاحب مشکور یم چې هغه د دې خبرې اعلان اوکړو چې ما دا موټر وے وه او که نه وه، نن مونږ دا شامل کړله خو دا درخواست بیا هم کوؤ، چې د سی پیک کومې تقاضې دی هغه دې ورسره هم پوره کړے شی او دا فیز ون کومه چې په ګیړی کښې یو غټ ټنل Involve دے او د هغې د وجې نه جی مونږ ته تیس کلومیټر روډ چترال، دیر، اپر، او لوئر ته دا به مونږ شارټ شی، هم په دغه ډیزائن دې وی خو دا یو خبره کوؤ درې میاشتې مونږ ته وزیر اعلیٰ صاحب راکړې دی چې د فیزیبلټی د پاره تلے دے او Consultantsبه هائر کوؤ او په دې درې میاشتو

کښېږي به مونږه دا فيزيبلټي تا سو ته ښکاره کوؤ او د هغې مطابق به ان شا ء الله و تعالیٰ مونږ به کار شروع کوؤ۔ زه دا يو درخواست کوم چې هسې نه که فرض که دغه وخت کښې مونږ ته اعلان شوے دے او وزير اعلیٰ صاحب او دا فيزيبلټي رپورټ راشی او بيا په دې باندې کار شروع نه شی نو مونږ بيا به ديکښې بيا مونږه پارټيانې نه کوؤ بيا تحريک انصاف زمونږ ملګرے دے يا که دا جماعت اسلامی ده، د پيپلز پارټی، د مسلم ليګ او که د جمعيت العلماء دې مونږ د ټول ملاکنډ ډويژن پنځه ضلعې مونږه په دې خبره باندې متفق يو چې که زمونږه دا کار بيا شروع نه کړے شو نو مونږ به بيا احتجاج هم کوؤ لکه عنايت الله صاحب چې اووئيل، مونږه به هله احتجاج کوؤ، چې کله دا کار شروع نه شی، مونږه وايو چې سوات موټر وے باندې چې کار شروع کيږی نو په دې فيز ټو باندې نو پکار ده چې د دير د دې پنځو ضلعو په دې باندې هم کار شروع شی۔ ډيره مهربانی شکريه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: مسټر شفيع الله خان صاحب، زه ټولو له، په نمبر نمبر باندې ټولو له ورکوم جی، ستاسو نامه ليکلې شوې ده، هغه د ګورنمنټ، ګوره جی دا ګوره خبره کوم، ټولو له به ټائم ورکوم، ستاسو نامه ليکلې شوې ده، په خپل نمبر باندې به راځئ، په خپل نمبر به راځئ،دا ګورنمنټ نه دے، دا ګورنمنټ نه دے، دا دوئ خپله خبره کوی، ګورنمنټ به تاله بل جواب درکوی۔ شفيع الله خان صاحب۔

<u>جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی،انسداد اور رشوت ستانی، شکایات)</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب،آپ نے ایک اہم Topic پر بات کرنے کا موقع دیا۔ اپوزیشن کے دوستوں نے ہمارے اضلاع میں ایک شوشا چھوڑا تھا کہ دیر چترال موٹر وے ماضی کی حکومت نے ان کی کاوشوں سے منظور کیا تھا لیکن موجودہ پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ نے اس کو کینسل کرواکر عوام دشمنی کا ثبوت دیا ہے جناب سپیکر صاحب، یہ ایک من گھڑت او بے بنیاد پروپیگنڈا ہے لیکن حقیقت کھولنے سے پہلے ہمیں ان محرکات اور وجوہات کی طرف جانا چاہئیے کہ وہ کون سی محرکات اور وجوہات ہیں جن کی بنا پر ہم ترقی کے منازل طے نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، ان محرکات اور وجوہات پر میں تھوڑا روشنی ڈالنے کے بعد پھر اپنا

ایجنڈاپوائنٹ کی طرف ڈیبیٹ کرنے آتا ہوں۔ جناب سپیکر، اپوزیشن کو جب بھی موقع ملتا ہے تو ہماری حکومت پر کیچڑ اچھالنے کی ناکام کوشش کرتی ہے، ہماری گورنمنٹ، ہمارے وزراء، ہمارے قائدین ان کو خندہ پیشانی سے سنتے ہیں اور پھر Respond کرتے ہیں جناب سپیکر، اپوزیشن ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہماری حکومت کو ناکام، بدنام اور اداروں کو جانبدار ٹھرانے میں دیر نہیں لگاتی ہے لیکن ان کا یہ منفی پروپیگنڈہ اور شور شرابا ہمارے عزم، حوصلہ اور ہمت کو متزلزل نہیں کر سکتا۔ جناب سپیکر، اپوزیشن ایک ڈیموکریٹک، سوری پاکستان تحریک انصاف ایک ڈیموکریٹک پارٹی ہے جو آئین اور قانون کی پاسداری چاہتی ہے، آئین اور قانون کی علمبرداری چاہتی ہے، آئین اور قانون کی عملداری چاہتی ہے، آئین اور قانون کی راہ میں جو بھی خلل آتے ہیں، ہم ان کو Face کرتے رہیں گے اور Resolve بھی کرتے رہیں گے لیکن ایک بات ہے جناب سپیکر، آئین اور قانون پر ہم کسی بھی صورت میں سمجھوتا کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ جناب سپیکر، پھر میں وجوہات کی طرف آتا ہوں کہ وہ کونسی وجوہات ہیں کہ ہمارے موٹر ویز، ہائی ویز، ایکسپریس ویز اور باقی ڈیولپمنٹل کام نہیں ہو رہے، تو میں سمجھتا ہوں اس کی بنیادی وجہ کرپشن ہے، کرپشن ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے، جس ملک میں منصفانہ احتساب کا قانون رائج نہ ہو وہ ملک جلد اپنے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔ ماضی میں منصفانہ احتساب نہ ہونے کے باعث کرپشن نے ملک کی جڑیں کھوکھلی کر رکھی ہیں، ماضی میں اگر منصفانہ احتساب کا قانون ہوتا تو اب ملک کے حالات یکسر مختلف ہوتے جناب سپیکر، ملک اور کرپشن ایک ساتھ نہیں چل سکتے لیکن میں وثوق سے کہتا ہوں کہ آئندہ کے لئے ایسا نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، اب میں کچھ Personalities کی طرف آنا چاہتا ہوں، میں کسی کا نام نہیں لینا چاہتا ہوں لیکن اتنا ضرور۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> شفیع اللہ خان صاحب آپ سی پیک پر آئیں، اس پر بات کریں۔

<u>معاون خصوصی، انسداد اور رشوت ستانی، شکایات:</u> میں آتا ہوں لیکن اتنا ضرور بتاتا چلوں کہ Some of them are behind the bar, some of them are on the bail اور کچھ سینہ تان کر دندناتے پھرتے ہیں۔ جناب سپیکر، یہ وہ لوگ ہیں جو داغدار ماضی کے مالک ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کی تاریخ کرپشن سے بھری پڑی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تاریخ کرپشن سے عبارت ہے جناب سپیکر، یہ وہ

لوگ ہیں جن کے اقدامات شرمناک ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے کرتوت شرمناک ہیں۔ جناب سپیکر، جب یہ اقتدار میں ہوتے ہیں تو قومی خزانے کو لوٹا اور غریب عوام کے حقوق پر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شفیع اللہ خان صاحب، زہ بیا تاسو تہ وایم چې تاسو سی پیک روډ پہ ھغې باندې خبرې اوکړې، سی پیک باندې، تاسو نور Topics مہ چھیړئ جی۔

معاون خصوصی، انسداد اور رشوت ستانی، شکایات: جناب سپیکر، لیکن جب یہ مشکل میں ہوتے ہیں تو پھر حکمرانوں کے پیر پڑتے ہیں لیکن اب ان کی سیاست ایک بند گلی میں داخل ہوئی ہے اور ان کی نیندیں حرام ہیں۔ شکریہ سپیکر صاحب، میں مزید آگے اپنی بحث کی طرف آنا چاہتا ہوں۔ کافی دنوں سے دیر چترال موٹر وے ہمارے اضلاع میں سوشل میڈیا پر Top trend کے طور پر چلتا ہے کیونکہ اپوزیشن کے دوستوں نے یہ شوشا چھوڑا ہے جیسے کہ میں نے کہا ہے کہ پہلے سے منظور شدہ ہے اور موجودہ گورنمنٹ نے اس کو پی ایس ڈی پی سے نکالا ہے جناب سپیکر، اس منفی اور شر انگیز پروپیگنڈے میں رتی برابر کی صداقت نہیں، اس کو جھوٹ کا پلندہ کہنا پارلیمنٹری آداب کے خلاف ہے لیکن البتہ ایک گمراہ کن اور زہریلا پروپیگنڈا ضرور ہے۔ اب میں پی ایس ڈی پی کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر، PSDP 2016: Improvement and Widening Chakdara Chitral Road اس کے سٹیٹس میں لکھا ہے Unapproved، اب میں آتا ہوں PSDP 2017 گلگت، شندور چترال چکدرہ روڈ، سی پیک کا لکھا ہے لیکن سامنے سٹیٹس میں لکھا ہے، اس کا سٹیٹس بھی Unapproved ہے۔ PSDP 2018 کی طرف آتے ہیں Improvement and Widening of N 45 Roads، یہاں پر سی پیک کو اڑایا گیا ہے اور یہ بھی Unapproved ہے جناب سپیکر، اب آتے ہیں ہمارے Period, PSDP 2019, Improvement and Widening of N 45 Roads جناب سپیکر، یہ ہماری گورنمنٹ کا ہے، یہ چکدرہ سے Onward دیر تک 132 کلو میٹر کا روڈ ہے جو ہماری گورنمنٹ نے منظور کیا ہے، ہماری فیڈرل گورنمنٹ نے کورین گورنمنٹ کے ساتھ MoU سائن کیا ہے، اس MoU کے تحت 80 پرسنٹ لون EXIM کورین بینک Pay کرے گا جبکہ 20 پرسنٹ ہم اپنے وسائل سے خرچ کریں گے۔ جناب سپیکر، یہ معاہدہ مارچ 2019 میں ہو چکا ہے اور مارچ 2021 میں اس پر کام کا آغاز ہوگا۔

جناب سپیکر، جہاں تک N 45 روڈ کا تعلق ہے تو یہ ہماری فیڈرل گورنمنٹ کا منظور شدہ ہے اور جہاں تک موٹر ویز، ہائی ویز اور ایکسپریس وے کا تعلق ہے تو اپنے چیف منسٹر جناب محمود خان کا انتہائی مشکور ہوں کہ اس نے یہ ایکسپریس وے منظور کر کے ملاکنڈ ڈویژن کے پانچ اضلاع کے عوام کے دل جیت لئے۔ جناب سپیکر، اپوزیشن اپنی گری ہوئی ساکھ کو بچانے کے لئے منفی پروپیگنڈے اور شور شرابا کرتی رہے گی، میرا مشورہ ہے کہ یہ شور شرابا کرتے رہیں جبکہ ہم تعمیراتی کام کر کے اپنی پارٹی پاکستان تحریک انصاف، اپنے قائد جناب عمران خان پرائم منسٹر پاکستان اور اپنے چیف منسٹر جناب محمود خان کا نام روشن رکھیں گے ان شاء اللہ۔ شکریہ، مہربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جناب احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سپیکر صاحب۔ عنایت اللہ صاحب نے کافی تفصیلی بات کی ہے، میں دوبارہ Repetition نہیں کرنا چاہتا، میں تو پہلے دن سے کہہ رہا ہوں جناب سپیکر، یہ حکومت چھوٹی چھوٹی نوکریوں کی خاطر، چھوٹے چھوٹے دفتروں کی خاطر ہمارے صوبے کا مقدمہ بھول چکی ہے جس کو شفیع اللہ خان نے واقعی اس بات کو ثابت کر دیا، میرے بھائی ہیں، میں تو بار بار کہتا ہوں کہ یہ کسی پارٹی کا مقدمہ نہیں ہے، یہ کسی شخص کا مقدمہ نہیں ہے، یہ ہمارے صوبے کا مقدمہ ہے، چاہے ہم فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی پر بات کرتے ہیں، چاہے ہم نیٹ ہائیڈل پر بات کرتے ہیں چاہے گیس پر بات کرتے ہیں جناب سپیکر، یہ Respond کامران صاحب کریں گے سر، ٹھیک ہے چترال چکدرہ روڈ جو ہے جناب سپیکر، یہ ہمارے صوبے کا سب سے اہم ترین روڈ ہے جناب سپیکر، اور یہ اب میں ابھی آپ کو ثابت کر کے دوں گا اور ہم چاہتے کیا ہیں جناب سپیکر؟ ہم چاہتے ہیں اس گورنمنٹ کی ترجیحات کلئیر نہیں ہیں، یہ Confused ہیں، ہم چاہتے ہیں، ان کی ترجیحات بڑی کلئیر ہونی چاہیئں، اگر ان کے پاس ایک روپیہ ہے تو ان کو پتہ ہونا چاہیئے روڈ سیکٹر پر اس کو میں نے اس کو کہاں پر لگانا ہے؟ یہ کبھی سوات فیز ٹو شروع کر دیتے ہیں، کبھی ڈی آئی خان پشاور موٹر وے کی بات کرتے ہیں، Confused ہیں ہمیں اپنی Priority بڑی کلئیر رکھنی چاہیئے جناب سپیکر، اور ہم آپ کو بتائیں گے کہ یہ Priority کیوں ہے چکدرہ چترال روڈ، ہم آپ کو ثابت کر کے دیں جناب سپیکر، ہم چاہتے ہیں یہ سوات فیز ٹو کے خلاف ہم نہیں ہیں جس طرح ثناء اللہ صاحب نے کہا، وہ بھی ہمارے اس صوبے کا روڈ ہے جناب سپیکر، سوات ہمیں بھی عزیز ہے، جس دور سے سوات گزرا ہے، جس

مشکل دور سے گزرا ہے شاید اس صوبے کا کوئی بھی ضلع بھی نہیں گزرا لیکن جناب سپیکر، میں نے اس صوبے میں وہ کام کرنے ہیں جس سے میرا معاشی بیماریوں کا علاج ہو، جس سے میری معیشت ٹھیک ہو، جس سے مجھے روزگار ملے، جس سے میرے ٹریڈ کا والیوم بڑھے جناب سپیکر۔اب جناب سپیکر،اب میں آپ کو بتاتا ہوں، یہ جو سی پیک روٹ ہے چترال، جب تک آپ ون بیلٹ ون روڈ کو نہیں سمجھیں گے، جب تک آپ قراقرم ہائی وے کو نہیں سمجھیں گے،آپ چترال چکدرہ روڈ کو نہیں سمجھ سکتے جناب سپیکر، ون بیلٹ ون روڈ جناب سپیکر،اس انسانی تاریخ کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے جناب سپیکر،ون بیلٹ ون روڈ فائیو ٹریلین ڈالر کا پراجیکٹ ہے، جو تین براعظموں کو آپس میں ملائے گا، ستر ملکوں کو ملائے گا جناب سپیکر، اور اس کا فلیگ شپ پراجیکٹ کونسا ہے،اس کا فلیگ شپ پراجیکٹ جو ہے،وہ سی پیک ہے جو کہ خنجراب سے لیکر گوادر تک جائے گا۔ میں لمبی چوڑی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا کیونکہ ٹائم بہت تھوڑا ہے، میں صرف خیبر پختونخوا کی بات آپ کو کروں گا جناب سپیکر، جناب سپیکر، خنجراب سے جب آپ حسن ابدال تک آتے ہیں تو ساڑھے سات سوآٹھ سو کلو میٹر روڈ ہے، جس کو KKH بولا جاتا ہے، N 45 بولا جاتا ہے، جناب سپیکر، یہ Mountainous road روڈ ہے Terrain یہاں پر بڑی سخت ہے جناب سپیکر، یہاں پر فیوچر میں ہم نے ڈیمز بنانے ہیں، بھاشا ہم نے یہاں پر بنانا ہے، داسو ہم نے بنانا ہے، تھاکوٹ بنانا ہے، جناب سپیکر،ادھر جو ٹریفک گزرے گی،اس کا والیوم بہت بڑھے گا،اس لئے ہمیں چاہیئے، ہم نے سی پیک کا Alternate route بنانا ہے اور سی پیک کا Alternate route کہاں سے بنتا ہے، جب آپ خنجراب سے گلگت آتے ہیں، جناب سپیکر، ڈھائی سو کلو میٹر بنتا ہے، گلگت سے دو روٹس جاتے ہیں، ایک گلگت سے حسن ابدال آتا ہے، ایک گلگت سے چترال جاتا ہے، گلگت سے جو چکدرہ کا روٹ ہے، چھ سو کلو میٹر جناب سپیکر، لیکن چترال سے، چکدرہ سے لیکر شندور تک ساڑھے تین سو کلو میٹر میرے صوبے میں آتا ہے، اس سے آگے جو ڈھائی سو کلو میٹر ہے جو کہ شندور سے گلگت تک ہے، وہ گلگت بلتستان میں آتا جناب سپیکر، یہ ٹوٹل چھ سو کلو میٹر کا ایک بیلٹ بنتا ہے اور یہ سب سے Important ہے ہمارے صوبے میں، جناب سپیکر، میں پھر کہہ رہا ہوں، ان کی ترجیحات کلیئر نہیں ہیں، یہ اپنی ترجیحات کلیئر کریں، اگر ہمیں 100 کلو میٹر روڈ بھی صوبے سے ملتا ہے یا مرکز سے ملتا ہے تو ہمیں اس روٹ پر انویسٹمنٹ کرنی چاہیئے اور وہ کیوں کرنی چاہیئے؟ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ وہ کیوں کرنی چاہیئے؟ جناب سپیکر، پاکستان میں سب سے

Important locationجناب سپیکر، چار ملکوں کو جہاں پر ملاتا ہے، وہ واخان بارڈر ہے جس کو بروغل پاس کہتے ہیں، جس کو دراپاس کہتے ہیں، جو چترال سے تاجکستان میں ہم انٹر ہو سکتے ہیں، افغانستان کے تھرو جناب سپیکر، اور اس میں Distance کتنا ہے، تاجکستان تک ڈھائی سو کلو میٹر جناب سپیکر، ڈھائی سو کلو میٹر کے اندر میں تاجکستان کے اندر انٹر ہو سکتا ہوں، جناب سپیکر، تھرو افغانستان، افغانستان کے تین صوبے اس سنگم پر واقع ہیں جناب سپیکر، بدخشان یہاں پر ہے، نورستان یہاں پر ہے جناب سپیکر، اور میرا جو کنڑ ہے وہ بھی یہاں پر ہے جناب سپیکر، چترال کے لوگ کنڑ سے گزر کر جناب سپیکر، جب لواری ٹنل نہیں تھا تو کنڑ سے گزر کر ناوگئی پر، جناب سپیکر، میرے تمام پاسز، فیوچر ٹریڈ اسی روٹ کے اوپر ہے جناب سپیکر، آپ نئے نئے راستے کھول رہے ہیں، میں پھر کہتا ہوں جناب سپیکر، یہ چھ سو کلو میٹر کی پوری پٹی ہے جس میں ساڑھے چھ سو کلو میٹر میرے صوبے میں ہے، اگر مجھے ایک روپیہ بھی ملے گا، جناب سپیکر، میں چاہتا ہوں کہ اس روٹ پر لگائیں، چھ ضلع ہمارے اس میں آتے ہیں جناب سپیکر، اپر چترال، لوئر چترال، اپر دیر، لوئر دیر، باجوڑ جناب سپیکر، یہ ملاکنڈ کا سب سے اہم پراجیکٹ ہے جناب سپیکر، میری درخواست یہ ہوگی، یہ With clarity of mind ہمیں بتائیں، ان کی ترجیحات کیا ہیں؟ ہم بار بار کہتے ہیں، یہ لوگ Confused ہیں، میں پھر کہتا ہوں جناب سپیکر، اس سے ہمارا والیوم بڑھے گا، ہمارے ٹریڈ روٹس کھلیں گے، اور یہ سنٹرل ایشیاء جو کہ Oil and Gas rich region ہے جناب سپیکر، وہ ہمارے خیبر پختونخوا سے گزر کر آئے گا، ان کو سمندر چاہیئے، ہمیں آئل اینڈ گیس چاہیئے اور وہ خیبر پختونخوا سے آئے گا۔ میں وائنڈ اپ کرتا ہوں جناب سپیکر، آخر میں صرف ہم یہ کہتے ہیں ان کی Clarity ہونی چاہیئے، جناب سپیکر، ان کی Clarity نہیں ہے، یہ پراجیکٹ جناب سپیکر، ہماری شہ رگ ہے اس صوبے کی، اس سے ہمارا والیوم بڑھے گا، روزگار بڑھے گا، غربت ختم ہوگی، میرے صوبے میں معیشت بڑھے گی، میرے صوبے میں ٹریڈ روٹس کھلیں گے جناب سپیکر، میں بار بار کہتا ہوں، ہمارے صوبے کے مقدمے میں اہم جو چیز ہے وہ ٹریڈ روٹس ہیں، ہمیں پیسے بھی نہیں چاہیئے، ہمارے ٹریڈ روٹس اگر آج کھل جائیں، خدا کی قسم یہ پاکستان آگے جائے گا، خیبر پختونخوا کی معیشت جب بڑھے گی تو ہم گریٹر پاکستان کے لئے کر رہے ہیں، پاکستان کی معیشت اس سے بہتر ہوگی، میں آخر میں پھر کہتا ہوں، ان کو اپنی Priorities بڑی کلیئر کرنی چاہئیں اور یہ سب سے اہم پراجیکٹ ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صلاح الدین خان، صلاح الدین۔

جناب صلاح الدین: تھینک یو جناب سپیکر، بڑا اہم ایشو Under discussion ہے، کنڈی صاحب نے بڑی تفصیل سے اس پر باتیں کیں، میرے کولیگز نے عنایت اللہ خان نے اس پر بڑی تفصیل سے باتیں کیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شارٹ شارٹ کریں کیونکہ جمعہ کا دن بھی ہے، باقی ممبرز بھی ہیں۔

جناب صلاح الدین: میرا وہی مسئلہ سر، پھر آ گیا لیکن ٹھیک ہے، کوشش کرینگے ان شاء اللہ۔ سر، یہ روٹس، روڈز، ہائی ویز، موٹر ویز، یہ کس لئے Important ہوتے ہیں؟ یہ Means of communication کا حصہ ہیں اور ہم کمیونیکیشن کس لئے، کہ فاسٹ ٹرانسپورٹیشن ہو گڈز کی اور یہ ٹرانسپورٹیشن اور یہ کمیونکیشن ہم کس لئے چاہتے ہیں؟ اس لئے کہ اس سے ٹریڈ ڈیویلپ ہوتی ہے اور ٹریڈ ہم کس لئے چاہتے ہیں؟ ہم خود کے لئے نہیں، صوبے کے لئے نہیں، پورے ملک کے لئے، پورے خطے کے لئے چاہتے ہیں اور جب ٹریڈ ہو گا، ہمارے ٹریڈ روٹس کھلیں گے جناب سپیکر، میں اس پر تین دفعہ اسمبلی میں، اسی اسمبلی کے فلور پر میں نے بات کی تھی ٹریڈ روٹس پر، یہ جو کراچی سے لیکر تورخم تک یہ جو واخان کی بات ابھی ہوئی، ابھی تورخم کی میں صرف بات کرتا ہوں کہ صرف تین دفعہ اس پر ہم نے ادھر بات کی اور اس پر کان نہیں دھرے گئے، جناب سپیکر، آج بھی جب ظفر اعظم صاحب بات کر رہے تھے تو یہ تنی کی بات کر رہے تھے جہاں پر سینکڑوں نہیں ہزاروں ٹرکس اور ٹرالرز کھڑے ہیں اور ان میں سبزیاں بھی ہیں، ان میں پھل بھی ہیں اور ان میں ایسی اشیاء ہیں جو ہمارے پروڈیوسر نے پروڈیوس کی ہیں۔ جو ہمارے پراڈکٹس ہیں وہ بھی ان میں شامل ہیں، جب ہمارے پراڈکٹس، ہم افغانستان کی صرف بات نہیں کرتے، صرف وہ افغانستان نہیں جائینگے، وہ سنٹرل ایشیاء تک ان کی Access ہو گی لیکن پتہ نہیں کیوں ان کو Restrict کر دیا گیا ہے؟ 100 and 120 ٹرکس اور ٹرالرز Per day ان کو اجازت ہے، یہ Before Covid-19 یہ 2200 تھے، ان کو روکا گیا ہے، ان کی روزی روٹی بھی ادھر بند کر دی گئی ہے، ان کو تکلیف ہے، صرف میرے علاقے میں ان کو روکا گیا ہے اور ان کو گزرنے نہیں دیا جا رہا، کیوں؟ ہم روٹس کیوں چاہتے ہیں، ہم موٹر ویز کی کیوں بات کرتے ہیں، ہم ہائی ویز کی کیوں بات کرتے ہیں؟ کمیونیکیشن کے لئے، ٹرانسپورٹیشن کے لئے، لیکن جب انہیں ادھر سڑکوں پر یہ جو کراچی تک ہائی وے ہے، انڈس ہائی وے، جو

میرے حلقے سے ہو کے گزرتا ہے، میرے حلقے کے لوگ تقریباً روزانہ دس پندرہ لوگ مجھے کالیں کرتے ہیں اور یہی مسئلہ اٹھاتے ہیں کہ ان کا حل کب نکلے گا؟ تو حکومت اس پر کب کان دھرے گی، کب یہ ان کو ہوش آئے گا کہ ان کو 100 نہیں ان کو ڈھائی ہزار ٹرکس کو جانے، اس لئے کہ اس سے سر، بالکل سر، بالکل سر، بس میں وائنڈاپ کر رہا ہوں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: چکدرہ روٹ پر آپ بات کریں، آپ تو جی،-----

<u>جناب صلاح الدین</u>: اسی ٹریڈ روٹ کی بات کرتے ہیں، ٹریڈ روٹ کی-----

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: وائنڈاپ کریں جی۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: ٹھیک ہے سر۔ سر، یہ ایک Futurist approach جو کہ کنڈی صاحب ہمارے بڑے معزز ہیں اور یہ بڑی سٹڈی کر کے آتے ہیں، یہ Futuristic approach ہے ان کی، یہاں پر روڈ بنائے جاتے ہیں اور پھر ان کے بارے میں بعد میں پتہ چلتا ہے، بعد میں ہوش آتا ہے کہ یہ Important ہے بھی کہ نہیں؟ اور یہ ہمارے فیوچر کے لئے، فیوچر ٹریڈ روٹس کے لئے چکدرہ ٹو چترال، یہ بڑا Important ہے، اس لئے کہ جس طرح تورخم کے ذریعے انٹر ہوتے ہیں، جس طرح کے واخان، یہ پھر ہم واخان کے ذریعے بھی تاجکستان اور نورستان ان علاقوں کو اور اس سے آگے پھر قازقستان تک یہ روٹ جائے گا سر، لیکن سر وہ تو فیوچر کے لئے، ہم اگر Presently بات کریں تو میرے حلقے میں، میرے علاقے میں انڈس ہائی وے پر سینکڑوں نہیں ہزاروں ٹرکس اور ٹرالرز کھڑے ہیں اور ضیاء اللہ بنگش صاحب بھی بیٹھے ہیں، آج تو میرا خیال ہے یہ راستے سے گزریں گے نا، آج کنڈی صاحب بھی اسی راستے سے گزریں گے، ظفر اعظم صاحب اور میرے کولیگز اور بھی اس راستے گزریں گے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: اس پر بات ہو چکی ہے، پہلے بھی بار بار وہی Repetition ہے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب صلاح الدین</u>: تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: تھینک یو۔ جناب وقار احمد خان صاحب۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: شکریه جناب سپیکر صاحب، زما ملګرو تفصیلی خبرې اوکړې خو زه به ستاسو په توسط صوبائی حکومت ته دا خواست اوکړم چې د سی پیک چې کوم اصل روح دے، کوم بنیاد فیزیبیلټی کوم رپورټ تیار شوے وؤ، کومه فیزیبیلیټی شوې وه نو چې هغه من وعن لاګو شی نو زما خیال دے چې د دې نه به

هر ډویژن او هر ضلع چې ده هغه مستفید شی او دا یو گیم چینجر ورته وائی او دا د معیشت د ریړه د هډی حیثیت لری زمونږ د پاکستان د پاره، نو پکار ده چې مغربی روټس چې کوم دی، په تفصیلاتو کښې نه ځم نو چې دا کوم فیزیبیلټی رپورټ اولنے تیار شوے وؤ، په تیر گورنمنټ کښې چې په هغې باندې هغه Follow کړے شی نو زما خیال دے چې هر ډویژن بشمول ملاکنډ ډویژن، هزاره ډویژن، ډی آئی خان، ټول جنوبی اضلاع، ورسره سوات شانګله، دا ټول به د هغې نه مستفید شی۔ نو زما دا خواست دے چې حکومت دې دغه طرف ته توجه اوکړی۔ جناب سپیکر صاحب، یوه خبره کومه جی، هغه د دے سره Relatedنه ده، ما وینا۔۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: نه جی، اوس ډ سکشن چې څنګه روان دے په هغې به وروستو په پوائنټ آف آرډر باندې خبره اوکړئ۔ تهینک یو۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: نو زما دا خواست دے چې کوم فیزیبلټی رپورټ دے چې هغه من و عن لاگو شی ،نو ان شاء الله دا مسئلې به نه وی که خیر وی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: *تھینک یو جی۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ثوبیہ شاہد صاحبہ، لیپس۔* جناب وزیر زادہ *صاحب، شارٹ شارٹ بات کریں، اس لئے کہ جمعہ کا دن ہے اور گورنمنٹ کی سائیڈ سے ریسپانڈ بھی کرنا ہے تو۔۔۔۔۔*

<u>*جناب وزیر زادہ (معاون خصوصی برائے اقلیتی امور)*</u>: *شکریہ سپیکر صاحب، میں مختصر اور صرف پوائنٹ ٹو پوائنٹ بات کروں گا۔ اپوزیشن کو میرے خیال میں پچاس سال بعد ستر سال بعد چترال روڈ ان کو یاد آ گیا، چکدرہ روڈ بھی گلگت روڈ اور صوبے کے دوسرے ترقیاتی کام بھی، حالانکہ کئی بار حکومت کی پیپلز پارٹی نے، کئی بار حکومت کی جماعت اسلامی نے، کبھی ان کو اگر ہم چشمہ روڈ کا فکر نہیں ہوا، کبھی ان کو کالاش ویلی روڈ کا ذکر نہیں ہوا، آج وہ احتجاج بھی کر رہے ہیں، اسمبلی میں بھی آواز اٹھا رہے ہیں، پھر بھی آپ ان کا شکریہ ادا کر رہے ہیں اور یہ سب کچھ اپوزیشن اس لئے کر رہی ہے کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ یہ حکومت یہ روڈ کرنے جا رہی ہے اور اسی حکومت میں یہ روڈ ہو نگے جناب سپیکر صاحب، (تالیاں) محترم عنایت اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں کہا، چکدرہ روڈ اور چترال بونی روڈ، سی پیک کا حصہ، آپ ویڈیو تقریر*

اٹھالیں، ریکارڈ اٹھالیں، سابق ایم این اے طارق اللہ صاحب نے 19-2018 کی قومی اسمبلی کی تقریر میں اس نے خود کہا ہے، وہ پی ایس ڈی پی کی بک اٹھا کے کہتا ہے کہ پی ایس ڈی پی میں چکدرہ چترال روڈ شامل نہیں ہے اور میں اس بات کو نہیں سمجھتا، ایم این اے عبد الاکبر چترالی صاحب اسمبلی میں حکومت کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ یہ روڈز اس حکومت نے شامل کئے ہیں اور یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتا، جماعت اسلامی کے جو ہمارے ایم این اے، سابق ناظم صاحب ہیں، وہ لوگوں کے ساتھ احتجاج کر رہے ہیں کہ یہ روڈز حکومت نے نکالے ہیں، ان کی آپس کی بات ہے، یہ ایک دوسرے کی نفی کرتے ہیں اور جناب سپیکر صاحب، کنڈی صاحب نے جیسے بات کی، ان کے اپنی پارٹی کے ایم پی اے دس سال اس ایوان میں رہا ہے جناب سلیم خان صاحب، میں ان سے پوچھ رہا ہوں، یہ جو دوراپاس روڈ کی بات کر رہے ہیں، اس روڈ پر دس سالوں میں کتنے کلومیٹر کام کیا ہے اس پر، جناب سپیکر صاحب، ابھی میں جواپ ڈیٹس ہیں ہماری حکومت میں، میں چترال ٹو شندور اور بونی روڈ پر بات کروں گا، 16 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ نہ صرف وہ ECNEC سے Approved ہے بلکہ اس کی Handing/taking کی این او سی آج ہی 11 ستمبر کو ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے لئے سی اینڈ ڈبلیو نے بھیجی ہے اور یہ جب Handing/taking ہو گی تو یہ 16 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ پر چترال ٹو شندور روڈ بنے گا اور اس سے آگے گلگت کے لئے 16 ارب 75 کروڑ 50 لاکھ روپے ہماری حکومت نے رکھے ہیں جناب سپیکر صاحب، 147 کلومیٹر چترال سے شندور روڈ ہے، اسی طرح 42 کلومیٹر چترال سے ہے، دوراپاس جو کہ افغانستان سے تاجکستان کو Connect کرتا ہے، اس کے لئے فیڈرل گورنمنٹ ہماری 12 مارچ 2019 کو Federalized کر کے ہماری صوبائی کیبینٹ نے ان کے حوالے کئے اور 6 مئی 2020 کو یہ روڈز Federalized ہو چکے ہیں، 14 ارب، 13,14 کروڑ چترال کو دوراپاس روڈ کے لئے مختص کئے ہیں اور اس طرح کیلاش وادی روڈ کے لئے 4 ارب 60 کروڑ روپے رکھے ہیں، جناب سپیکر صاحب، چترال کے لئے اتنی بڑی رقم میں پوچھ رہا ہوں کہ 50 سالوں میں کتنے کلو میٹر روڈز بنے ہیں؟ مجھے تو اس بات پر افسوس ہو رہا ہے کہ اپوزیشن اگر چترال کے ساتھ مخلص ہے، اس صوبے کے ساتھ مخلص ہے تو حکومت کا شکریہ ادا کرنا چاہیئے اور یہ احتجاج کرتے ہیں اور ان کے پیٹ میں درد ہو رہا ہے کہ پی ٹی آئی کی حکومت یہ روڈ بنائے گی چکدرہ روڈ تو ہم کہاں جائیں گے؟ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ جناب بادشاہ صالح صاحب، بادشاہ صالح صاحب۔

ملک بادشاہ صالح: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔ ډیره مهربانی او شکریه۔ ډیر اهم موضوع باندې نن ډ سکشن روان دے جی۔ دا مسئله د پاکستان د قوم ده او دا مسئله ددې صوبې ده، دا دې ټول ملک او الحمد لله مونږ ته خو د خوشحالئ خبره ده، د شهید بابا د شهادت 43 سال بعد الحمدلله چې په دې ډ سکشن سټارټ شو، نو دا هم ډیره غټه خبره ده، په اسمبلیانو کښې د هغوی په شهادت کښې یا Cause دا وؤ، بیا جی په تیر شوی حکومت کښې زرداری صاحب ګوادر واغستو او چائنا ته ئے حواله کړو، د سنګاپور نه، د هغې نه پس زه پخپله په دوه بریفنګونو کښې زه د اپر دیر او لوئر دیر او د چترال ایم پی ایز او ایم این ایز په دیکښې ناست دی، چې مونږه دا روټ چې کله ګوادر واغستو او دا ئے چائنا ته حواله کړو نو مونږه ئے اوغوښتلو او زمونږه ارباب عالمګیر د این ایچ اے وزیر وؤ، په دې باندې مونږ له بریفنګونه راکړل چې مونږ ته اوس د فنډنګ مسئله نشته، مونږ دا واغستو، مونږ به په دې روټ داسې ځو او دا ځائې یواځې نه دے، دا د صوابئ روډ دې ددې نه تیریږی،دا د مردان دے، دا د ملاکنډ دے، دا لوئر دیر دے،دا باجوړ دے،دا اپر دیر دے،دا لوئر چترال دے، دا اپر چترال دے جی او په دېکښې بهټو صاحب چې کوم ټنل د لواری شروع کړے وو نو هغه وو نرے ټنل، نو هغه زرداری صاحب اولګیدو بیرته ئے کهلاؤ کړو تین میټر،چې دا دګاډو ټنل ئے ترې بیرته جوړ کړوجی، خو بیا هغه حکومت ختم شو په هغه وخت کښې او دا به جی، دا داسې نه ده، دا مزې به ئې شروع کړو نو دا به مونږ تاجکستان ته او رسیدو،تاجکستان د چترال، خاص پراپر چترال نه دے 206 کلومیټر، الماتا فلائیټ زمونږ نه دے پندره منټ، دا دے د خاص چترال د چئیو پل نه تاجکستان الماتا 206 کلومیټر جی، دا به مونږ په افغانستان کښې ځو 100 کلومیټر، 105که مونږ په وا خان پټئ چې زمونږه 35 کلومیټر افغانستان دے، نور پاکستان دے، نن زما دې ورور داسې ښائسته شے راپورته کړے چې دا د ټول قوم ته بیا په تیر شوی حکومت کښې واوره سر جی، دا زمونږ وزیران صاحبان د هیڅ نه نه دی خبر، دوئ ته پته هم نشته چې دا څه شے

روان دے جی،   (تالیاں)   اول ځان پوهه کوئ بیا خبره کوئ، په تیر شوی حکومت کښې بیا چې طارق الله، شهزاده افتخار، سلیم خان دلته ایم پی ایز وؤ، هغوی څه چل اوکړو جی؟ دا سکیم ئے اوخیژولو پی ایس ډی پی ته، دا بیا لاړو سی ډی ډبلیو پی ورته وائی، سی ډی ډبلیو پی، ایکنک ورته وائی، هغې ته لاړ جی، په دسمبر 2017 کښې په نو ارب روپو باندې ټینډر اوشو، Onward ټنل، نو ارب باندې ټینډرئ اوشوې جی، په دېکښې یوه کمپنی اوس هم تلې ده، په عدالت کښې پرې کیس چلیږی جی، سر جی، مونږه درخواست کوؤ، ټهیک ده چې بهټو صاحب خو شهید شو، د هغې دا وجه وه، دا روټ وؤ، ایټم بم وؤ، میزائل، خو یوه پکښې دا وه چې روس ته ننوتلو، په دې روټ ورننوتلو، تاسو جی چې لاړئ نو دا چې مونږ ګلګت ته په دې ځو نو مونږ د KKH نه تیس کلومیټر به دا کمیږی، دا روټ به کم وی، خدا نخواسته که مونږ ته په هغې څه بله څه مسئله راشی نو مونږ سره Alternate یو روټ راسره دے چې مونږ به په دې را اوځو، دا داسې هم نه دے جی، چې دا داسې راشی د لارنس پور نه سوات ته هم ځی، کالام ته هم ځی، دا په دغې باندې راځی او دا په دې، دا کرنل شیر خان انټرچینج سره دغه کیږی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شارټ کړئ جی، مونځ ټائم دے ځکه چې۔

<u>ملک بادشاہ صالح</u>: نو زه دا درخواست کومه جی چې دا د پی ایس ډی پی نه دا سکیم ویستلے شوے دے، دا د بیرته شامل کړی۔ کومې ټینډرئ چې شوې دی په دسمبر 2017 کښې د نو ارب، دا ټینډرئ د بیرته فعال کړی او په دې د کار شروع کړی او مونږ خو چې څوک راځی، وزیر اعظم راځی ددې افتتاح له، وزیر اعلیٰ صاحب خو زمونږ د ډویژن سړے دے، مونږه ورته به ټول داسې استقبال به ئې مونږ اوکړو، دا زمونږه قومی مسئله ده چې مونږ بحثیت قوم به د دوئ داسې استقبال اوکړو ان شاء الله په تاریخ کښې به ستاسو نوم راشی جی خو د دنیا تاریخ که لیکلے کیږی، په هغې کښې به نوم راشی سر، څنګه چې بهټو دغه یو ټنل جوړ کړے دے او یادیږی او د چترال۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تهیک ده، تهینک یو جی، تهینک یو جی، تهینک یو، شکریه جی، شکریه جی، شکریه۔ جناب اعظم خان صاحب، اعظم خان صاحب۔

جناب محمد اعظم خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره شکریه۔ چونکه دا مسئله جی لوئر دیر، د اپر دیر، د لوئر چترال، اپر چترال سره تعلق ساتی، ددې وجې مونږ په دې باندې مناسب ګنړو چې په دې باندې خبرې اوکړو۔ په دې عنایت الله صاحب هم خبره اوکړه، په دې باندې زمونږه د اپر دیر ثناء الله صاحب او بادشاه صالح صاحب هم خبره اوکړه، زمونږه نورو ممبرانو پرې هم خبره اوکړه، زمونږ شفیع الله خان صاحب پرې هم خبره اوکړه، سر، مسئله دا ده چې دا کومه د سی پیک خبره چې دوئ کوی جی، نو دا د مسلم لیګ چې کوم دور وو په مرکزکښې، په هغه وخت کښې جی دا په 2016او 2017کښې جی اچولے شوے وؤ، دا Proposalاچولے شوے وؤ، خو لکه هغه Approvedنه وؤ، په 2018کښې جی دا بیا باقاعده ډراپ شوے دے او په هغې باندې جی زمونږه سابقه ایم این اے چې کوم د جماعت اسلامی وؤ، طارق الله صاحب، د اپر دیر سره ئے تعلق ساتلو، د هغوی په 2018کښې باقاعده جی په دې اسمبلی په فلورباندې On recordجی دا سپیچ پروت دے جی چې هغه دا خبره کوی چې جی دا ولې ډراپ شوے دے؟ دا په 2016او په 2017کښې دا شامل وؤ، په 2018کښې دا ولې ډراپ شوے دے؟ دا سپیچ جی په ریکارډ شته، ددې وجې نه دا ښکاره خبره ده چې جی دا د 2018نه مخکښې دا خبره ختمه شوې ده، په دېکښې جی بیا مونږه د لوئر دیر څومره ایم پی ایز چې یو، ایم این ایز چې یو د پی ټی آئی، مونږ باقاعده تلی یو په دېکښې جی مونږخپل مرکزی منسټر چې دے مراد سعید صاحب، د هغه سره په ډیټیل باندې باقاعده میټنګ شوے دے، هغه مونږ ته دا ټول شے باقاعده کلیئر ایښودے دے چې یره ددغه وخت پورې دا مسئله وه، اوس دا ان شاء الله تعالیٰ ما باقاعده په سی پیک کښې شامله کړې ده د 2019کښې، او ان شاء الله تعالیٰ په 2020 مارچ 2021کښې به ان شاء الله تعالیٰ په دې باندې باقاعده کار شروع کیږی او په دې باندې به مونږ شروع کوؤ ان شاء الله، او د هغې نه پس جی بیا مونږه راغلی یو د

چیف منسٹر صاحب نه مو جی ټائم اغستے دے ، مونږ د هغه بې انتهائی مشکور یو، د خپل چیف منسټر صاحب چې هغه مونږ له باقاعده ټائم را کړے دے ، په هغې کښې جی زمونږه منسټر صاحب کامران بنگش صاحب هم موجود وؤ، په هغې کښې متعلقه بیوروکریټس چې کوم پکار وو جی، هغه هم ټول موجود وؤ، باقاعده دا کومه چې جی ایکسپریس وے ده، کومه چې سوات ته تلې ده، هم په دغه طریقې سره د ایکسپریس وے د پاره مونږه جی ریکویسټ کړے وو سی ایم صاحب ته چې یره جی زمونږه دیر ته هم دغسې ایکسپریس وے را کړئ، د هغې د پاره هغوی جی درې سروے کړې دی، یو ایک وه، یوه دو وه، یوه تین وه، په هغې باندې جی په ډیټیل باندې مونږ ته بریفنګ را کړے شو، په هغه بریفنګ کښې باقاعده جی ایک نمبر سروے چې وه هغه سی ایم صاحب منظور کړه ځکه چې هغې باندې هغوی ځان پوهه کړو نو هغه چونکه د ټولو نه شارټ هم وه، بیا هغې کښې دویمه خوبی دا وه جی چې د هغې څه آبادیانې یا کلی یا څه نه متاثره کول او دریمه پکښې غټه اهمه مسئله دا وه جی چې په هغې خرچه چې کومه وه نو هغه هم د ټولو نه کمه راتله، په دې وجه جی هغه سی ایم صاحب هغه Approve کړو، په دریو میاشتو کښې به جی ان شاء الله د هغې Proposal تیار شی که خیر وی او درې میاشتې پس سی ایم صاحب زمونږ سره دا جی وعده کړې ده که خیر وی چې هغه به تیمرګرې ته راځی ان شاء الله په دې کښې به یو غټه جلسه کیږی ان شاء الله تعالیٰ او هغه به باقاعده زمونږه کومه ایکسپریس وے چې ده د چکدرې نه تر رباط پورې چې کوم فیز ون دے ، ان شاء الله تعالیٰ په هغې به مطلب دے د هغې به هغه باقاعده افتتاح کوی ان شاء الله تعالیٰ او د هغې نه به ان شاء الله مونږ سټارټ اخلو که خیر وی، نو خبره دا ده جی چې دا د سیاست خبره نه ده، دا زمونږ د ټول د اپر دیر، د لوئردیر، د چترال د عوامو د ټولو مشترکه مسئله ده جی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> کورم پورا نه دے ، کورم پورا نه دے ، تاسو زما خبره نه اورئ، کورم پورا نه دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرټری صاحب، کاؤنټ، کاؤنټ، کاؤنټ، تاسو غوږونه لږ کهلاؤ کړئ، زه وایمه کاؤنټ، ما اووئیل کاؤنټ، تاسو لږغوږونه کهلاؤ کړئ میډم، غوږونه کهلاؤ کړئ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نو هغه خو لګیا دې جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو مائیک بند دے، مائیک بند دے، لږ اوګورئ میډم، نظر هم کهلاؤ کړئ، چشمې واچوئ، چشمې واچوئ، بیاخبرې کوئ۔ دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ، ایک منٹ کے لئے مزید گھنٹیاں بجائیں جی، کورم پورا نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائیں گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب، کاؤنٹ، کورم پورا نہیں ہے اور مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ اپوزیشن خود ہی ریکوزیشن کر کے سیشن Call کرتی ہے اور پھر خود ہی کورم کی نشاندہی کرتی ہے، مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے اور میڈم کے رویہ پہ جو بار بار یہ کوشش کرتی ہے کہ ایوان کو یرغمال کرے لیکن یہ چیئر جو ہے یہ کبھی پریشر لینے والی چیئر نہیں ہے، لہذا The sitting is adjourned till 2:00 pm afternoon, Monday 14th September, 2020.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 14 ستمبر 2020ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)